ناظرین پر پوشیدہ نرہے کہ علم فرائض کے ضروری مسئلون کا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے چونکہ عام مسلمان اِن مسئلون سے واقف نہین ہین اسوجہ سے جنکو مال متروکہ ہاتھ لگ جاتا ہے وہی اسپر اپنا قبضہ جما لیتے ہین دنیا کے چندروزہ عیش و آرام کے خیال سے دوسرون پر ظلم کرتے ہین - اور جب کوئی معاملہ عدالت مین پیش ہوتا ہے اوسوقت مولویون سے صورت حال اسطرح بیان کرتے ہین کہ مولوی صاحب بھی اونکے حسب دل خواہ اور مرضی مطابق فتویٰ لکھدین اسکو وہ ثواب اور ایمان داری سمجھتے ہین-

یہ سب باتین مسائل فرائض نجاننے کے باعث اکثر پیش آتی ہین - اور اس ناواقفی کے سبب سے اور جو جو خرابیان عالم مین پھیلتی جاتی ہین اون سے اسلام مین ایک بڑے نقصان کا اندیشہ ہے-

پس مسلمانون کو دوسرے کی حق تلفی اور غصب کے الزام سے بچانے کیلئے علم فرائض مین بہت سے رسالے تصنیف ہوئے اور عربی سے اردو لٹریچر (زبان) مین اکثر ترجمے چھپے لیکن مترجمون نے عربی طرز پر ترجمہ کیا ہے جو عام فہم نہین - اور مصنفون نے جو رسالے لکھے ہین وہ بھی ایسے گول گول لکھے ہین کہ اُردو دانون کو اون سے مطلب سمجھنا نہایت مشکل ہے - اور جو ضروری اور قابل غور امر تھا اوسکی طرف کسی مصنف اور مترجم نے خیال نہین کیا کہ اُردو زبان مین فرائض کے ضروری مسائل ایسے صاف صاف عام فہم لکھتے جس سے اُردو دان مسلمان اپنے ضروری اور شرعی مسئلون کو بخوبی سمجھ سکتے اور مسائل نکال لیتے مین کسی دوسرے شخص کی مدد یا اور کسی کتاب کی تائید کے محتاج نہوتے -

اسلئے احقر الانام ابو القاسم محمد نور العالم حنفی ابن مولوی عبد الحمید مرحوم ابن قاضی فقیر محمد خالدی مرحوم مغفور مولف جامع تواریخ ساکن راجہ پور ضلع فرید پور معلم مدرسہ عالیہ کلکتہ نے مدرسہ ہذا کے مدرس محقق جناب مولوی میر محمد صاحب کی حسن تصحیح سے بنظر خیر خواہی سنت جماعت اہل اسلام اس رسالہ مین (جو نور المومنین کا تتمہ حصہ ہے بہ فرائض محمدیہ) استخراج فرائض کے پرانے طریقہ کو عام فہم اور بہت آسان کرکے لکھا ہے - اور ایک اور نیا طرز بھی استخراج کا جو نہایت سہل اور صاف ہے فٹنوٹ (صفحہ کے آخر) مین لکھدیا ہے تاکہ سبکو سمجھنے مین

نورالمومنین حصہ سوم مسمے بہ فرائض محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میت کے ترکہ مین ترتیب ذیل چار حق متعلق ہین

(۱) میت کی تجہیز وتکفین اوسط طریق سے بلا کمی یا زیادتی کے کیجاوے -

(۲) پھر میت کا قرض ادا کیا جاوے -

(۳) پھر جو کچھ بچے اوسکی تہائی سے وصیت (اگر ہو) ادا کیجاوے -

(۴) پھر جو کچھ بچے وہ وارثون پر تقسیم کیا جاوے -

فروع - میت کے مال نقد اور شئے منقولہ کو تقسیم کرتے وقت جو غریب یگانے یا ملاقاتی یا مسکین موجود ہون اونکو ایصال ثواب میت کے لیے کچھ دینا وارثون پر مستحب ہے مگر نابالغ وارثون کی میراث یا حصہ سے دینا جائز نہین - اور اسی طرح بالغ وارثون کی طرف سے اونکے بلا رضامندی میراث سے کچھ دینا بھی جائز نہین ہے -

وارثون کا بیان

اس ملک ہندوستان مین جہان انگریز بادشاہ ہین تین قسمون[۱] کے وارثون مین ترکہ تقسیم ہوتا ہے - اور ترتیب تقسیم یہ ہے کہ اول تو ذوے الفروض کو طے

(۱) ان تینون قسمون کے سوا اور چار طرح کے وارث ہین اور وہ یہ ہین -

دشواری نہو جسکو جوآسان ہو وہ اوسیطرح عمل کرے۔

مسلمانون کو لازم ہے کہ اس شرعی دلیل کو حاصل کرین اور سب دلیلون سے زیادہ اسکی حفاظت کرین۔ اور اگر دوسرون کا کچھ حق اونپر نکلے اوسکو فوراً ادا کردین اور حرام مال کہانے سے پرہیز کرین کہ اسکا انجام نہایت برا ہے

اس دلیل شرعی کے فارم (نقشہ) مین فرائض کرانے والے کے دستخط اور سکونت اور گواہون کے دستخط اور سکونت اور تاریخ استخراج فرائض زیادہ کیا گیا تاکہ یہ دلیل نسل بہ نسل معتبر ہو۔

تاکیداً۔ اور دُور اندیشی کے خیال سے یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ اگر مورث اعلیٰ کا ترکہ وارثون مین ابھی تقسیم نہوا ہو تب بھی وارثون کو مناسب ہے کہ ہر ایک اپنا اپنا فرائض کرا کے دستاویز کے طور پر رکھ چہوڑین تاکہ اونکے وارث کو بعد مین کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے اور اگر اونہون نے اپنے اصلی حصّہ زائید دخل کر لیا ہو تو وہ زائد حصّہ جسکا ہو اوسکو واپس کردین یا اوس سے خرید لین۔ اور اوس خرید کئے حصّہ کو بھی اپنے فرائض مین ذکر کردین تاکہ بعد مین اونکے وارثون کو بھی شک وشبہ نہو۔

حضرات ناظرین کی خدمت مین عرض ہے کہ اگر اس رسالہ مین کوئی غلطی دیکھین تو از روے مہربانی مؤلف کو خبر دیکر ممنون احسان فرمائین۔ فقط

۲- دادا یا پردادا اوپر کسی درجے کا ہو

دادا کے بھی مثل باپ کے تین حال ہیں - وہ باپ کے سامنے محروم ہوتا ہے اور قریب دادا کے سامنے بعید درجے کا دادا محروم ہوگا -

۳ و ۴- اخیافی بھائی یا بہن کے تین حال ہیں

(۱) چھٹا حصہ اگر ایک ہو خواہ بھائی یا بہن - (۲) تہائی حصہ - اگر ایک سے زیادہ ہوں خواہ بھائی یا بہن - اور وہ تہائی حصہ سب پر برابر تقسیم ہوگا -	(۳) محروم - جبکہ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (یا نیچے کسی درجہ کا ہو) یا باپ یا دادا (یا اوپر کسی درجہ کا ہو) موجود ہو -

۵- زوج کے دو حال ہیں

(۱) چوتھائی حصہ - جبکہ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (یا نیچے کسی درجہ کا ہو) موجود ہو -	(۲) نصف حصہ - جبکہ میت کی اولاد یا لڑکوں کی اولاد کوئی موجود نہ ہو

۶- زوجہ (ایک ہو یا زیادہ) کے دو حال ہیں

(۱) آٹھواں حصہ - جبکہ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (یا نیچے کسی درجہ کا ہو) موجود ہو -	(۲) چوتھائی حصہ - جبکہ میت کی اولاد یا لڑکوں کی اولاد میں سے کوئی موجود نہ ہو -

۷- بیٹی کے تین حال ہیں

(۱) نصف حصہ - اگر ایک ہو - (۲) دو تہائی حصہ - اگر ایک سے زیادہ ہوں -	(۳) تعصیب - اگر میت کے بیٹے کے ساتھ ہو - اور بسبب عصبہ ہونے کے اوسکو لڑکے کے حصے سے نصف ملیگا -

۸- پوتی (نیچے کسی درجہ کی ہو) کے پانچ حال ہیں

اور جو بچے وہ عصبہ کو دیا جاوے اور اگر عصبہ ہو تو پھر ذوی الفروض [illegible] دیا جاوے اور جب ذوی الفروض اور عصبہ مین سے کوئی نہو تب ذوی الارحام لو ملیگا۔

(۱) ذوی الفروض۔ جنکا حصہ شرع شریف مین معین ہے۔

(۲) عصبہ نسبیہ۔ جنکا حصہ معین نہین لیکن ذوی الفروض کے لینے کے بعد بچا ہوا انکو ملتا ہے اور اگر تنہا بغیر ذوی الفروض کے ہون تو تمام مال کے مالک ہونگے

(۳) ذوی الارحام۔ جنکو ذوی الفروض اور عصبہ نسبیہ کے نہوتے حصہ ملتا ہے۔

ذوی الفروض کا بیان

ذوی الفروض کل بارہ شخص ہین۔ چار مرد اور آٹھ عورتین۔

چار مرد یہ ہین۔ باپ۔ دادا۔ اخیافی بھائی۔ زوج۔

آٹھ عورتین یہ ہین۔ زوجہ۔ بیٹی۔ پوتی۔ مان۔ جدۂ صحیحہ۔ عینی بہن۔ علاتی بہن۔ اخیافی بہن

۱۔ باپ کے تین حال ہین جنمین وہ ترکہ کا مستحق ہوتا ہے

(۱) چھٹا حصہ۔ جبکہ میت کا بیٹا یا پوتا (یا نیچے کسی درجہ کا ہو) موجود ہو۔	(۳) صرف تعصیب۔ جبکہ میت کا بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی (یا نیچے کسی درجہ کے ہون) [illegible]
(۲) چھٹا حصہ اور تعصیب جبکہ میت کی بیٹی یا پوتی (یا نیچے کسی درجہ کی ہو) موجود ہو۔	تعصیب۔ وہ حصہ ہے جو ذوی الفروض سے بچا ہے اور عصبہ کو ملتا ہے۔

اول۔ مولے الموالات یعنے وہ مجہول النسب آدمی جو دوسرے کو کہے کہ تم میرے مالک ہو [illegible] مرنے کے بعد میرا ترکہ تمکو ملیگا اور اگر میں کوئی جرم کرون تو تمکو اوسکا تاوان دینا ہوگا اور وہ دوسرا شخص اس شرط کو قبول کرلے۔

دوم۔ مقرلہ یعنے جسکو میت اپنا [illegible] قرار دیکر مر گیا ہو۔

سوم۔ موصی لہ بجمیع المال یعنے جسکو میت نے اپنا تمام مال دیدینے کی وصیت کی ہو۔

چہارم۔ بیت المال یعنے بادشاہ اسلام کی طرف سے جہاں لاوارث مال رکھا جاتا ہے۔

سے دو رشتے ہون اور دوسری سے ایک ہی رشتہ ہو ایسی صورت مین دونون چھٹے حصے کو برابر تقسیم کرینگی- دو رشتے والی کو کچھ زیادہ نہین ملیگا-

(۳) محروم ماں کے ہوتے دادیاں اور نانیاں سب محروم ہین- اور باپ کے ہوتے فقط دادیاں محروم ہین نہ نانیاں- اور دادا کے ہوتے بھی دادیاں محروم ہین مگر باپ کی ماں محروم نہین اور نہ نانیاں محروم ہونگی- اور اگر درجہ مین برابر نہوں تو نزدیک والی دور والی کو محروم کریگی-

۱۱- عینی بہن (اخت) کے چار حال ہین

(۱) نصف حصہ- اگر ایک ہو-

(۲) دو تہائی حصہ- اگر ایک سے زیادہ ہوں-

(۳) تعصیب اگر میت کا عینی بھائی موجود ہو- اس صورت مین بھائی سے عصبہ ہو جاویگی اور بھائی کے حصے سے اوسکو نصف ملیگا- اور اگر میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ ہو تب عصبہ ہو جاویگی اور بیٹی یا پوتی کے حصے دینے کے بعد جو بچیگا وہ اوسکو ملیگا-

(۴) محروم میت کا بیٹا یا پوتا (گو کسی درجہ کا ہو) باپ یا دادا (گو کسی درجہ کا ہو) اگر موجود ہو تو بہنوں کو حصہ نہین ملتا ہے-

۱۲- علاتی یعنے سوتیلی بہن کے پانچ حال ہین

(۱) نصف حصہ- اگر ایک ہو-

(۲) دو تہائی حصہ- اگر ایک سے زیادہ ہوں-

(۳) چھٹا حصہ- اگر ایک عینی بہن کے ساتھ ہو

(۴) تعصیب جب میت کا علاتی بھائی بھی موجود ہو تب عصبہ ہو کر بھائی کے حصہ سے نصف پائیگی اور جب میت کی بیٹی یا پوتی (گو نیچے کسی درجہ کی ہو) موجود ہو تب بیٹی یا پوتی کے حصہ دینے کے بعد جو بچیگا وہ پائیگی-

(۵) محروم جب دو عینی بہن موجود ہوں لیکن اگر علاتی بھائی بھی موجود ہو تو بھائی سے عصبہ ہو کر بھائی کے حصے سے نصف پائیگی اور جب میت کا بیٹا یا پوتا (گو نیچے کسی درجہ کا ہو) یا باپ یا دادا (گو اوپر کسی درجہ کا ہو) یا عینی بھائی یا عینی بہن (بشرطیکہ بیٹی یا پوتی سے عصبہ ہو گئی ہو) موجود ہو تب محروم ہوگی-

عصبات کا بیان

(۱) نصف حصہ - اگر ایک ہو۔
(۲) دوتہائی حصہ - اگر ایک سے زیادہ ہون۔
(۳) چھٹا حصہ - اگر میت کی ایک بیٹی کے ساتھ ہو۔

(۴) تعصیب - اگر میت کے پوتے کے ساتھ ہو اس صورت مین پوتی پوتے سے عصبہ ہو جاویگی اور پوتی کو پوتے کے حصہ سے نصف ملیگا۔

(۵) محروم - دو صورت مین پوتی محروم ہوتی ہے - صورت اول یہ ہے کہ جب میت کی دو بیٹیاں موجود ہون - لیکن جب اوسکے ساتھ پوتا یا پر وتا کسی درجہ کا موجود ہو تب پوتی اوس پوتے یا پر وتے سے عصبہ ہو جاوے گی اور پوتے یا پر وتے کے حصے سے پوتی کو نصف ملیگا - اور صورت دوم یہ ہے کہ جب میت کا لڑکا موجود ہو۔

فروع - بیٹی یا بیٹے کے ہوتے پوتی کے جو حال ہین وہی پوتا یا پوتی کے ہوتے پر وتی کے حال ہونگے مثلاً ایک پوتی کے ہوتے چھٹا حصہ پر وتی کو ملیگا اور دو ہوتے محروم ہوگی مگر اسکے ساتھ اگر کسی درجہ کا پر وتا ہوگا تو عصبہ ہو جاویگی - اور پوتے کے ہوتے پر وتی قطعاً محروم ہوگی

۹ - مان کے تین حال ہین

(۱) چھٹا حصہ - جبکہ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے کسی درجہ کا ہو) یا دو بھائی یا دو بہن یا زیادہ کسی قسم کے عینی یا علاتی یا اخیافی موجود ہون۔
(۲) تہائی حصہ کل مال کا - جبکہ مذکورۂ بالا قرابتدارون مین سے کوئی موجود نہو۔
(۳) تہائی حصہ باقی مال کا - جبکہ میت کے زوج اور باپ یا زوجہ اور باپ کے ساتھ ہو اور بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (اگرچہ نیچے درجہ کے ہون) یا دو بھائی یا زیادہ مین موجود نہون - تو ان دونون صورتون مین زوج یا زوجہ کو حصہ دینے کے بعد جو بچیگا اوسکی ایک تہائی ام یعنی مان کو دیجاویگی اور باقی اب یعنی باپ کو ملجاوے گا۔

۱۰ - جدۂ صحیحہ کے ۲ دو حال ہین

جدۂ صحیحہ سے دادی (باپ کی مان یا دادا کی مان وعلی ہذا) یا نانی (مان کی مان یا نانی کی مان وعلیٰ ہذا) مراد ہے۔

(۱) چھٹا حصہ - ایک ہو یا زیادہ - اگر درجہ مین برابر ہون - اگر دادی یا نانی ایسی ہون کہ ایک

ساتھ ہوتے معین حصہ سے محروم ہوکر عصبہ ہوجاتی ہے اور بھائی کے حصہ سے نصف پاتی ہے جیساکہ پہلے بیان ہوا ہے اور وہ عورتین یہ ہین۔(۱) بیٹیان (۲) پوتیان (نیچے کسی درجہ کی ہون) (۳) عینی بہنین (۴) علاتی بہنین (اخوات)۔

عصبہ مع غیرہ

وہ عینی اور علاتی بہنین ہین جو بیٹیون اور پوتیون کے ساتھ عصبہ ہوکر اپنے معین حصہ سے محروم ہوتی ہین جیساکہ ذوی الفروض کے ۱۱ و ۱۲ نمبر مین بیان ہوا ہے۔

ذوی الارحام کا بیان

ذوی الارحام وہ رشتہ دار ہین کہ جنکا نہ کوئی حصہ معین ہے اور نہ عصبہ ہین ذوی الفروض اور عصبہ کے نہوتے تمام ترکہ کے مالک ہوجاتے ہین اور وہ چار قسم کے ہین اور بہ ترتیب ذیل میراث پانے کے مستحق ہونگے۔

(۱) اولاد بنات پھر اولاد بنات الابن۔

(۲) اجداد فاسد اور جدات فاسدہ۔

(۳) عینی۔ علاتی۔ اخیافی بہنون کی اولاد۔ اور تینون قسم کے بھائیون کی لڑکیان اور اخیافی بھائیون کے لڑکے۔

(۴) پھوپیان اور عینی اور علاتی چچا کی لڑکیان اور اخیافی چچا اور ماموں اور خالہ پھر ان یاروان کی اولاد۔

قسم اول کے میراث پانے کے قواعد چار ہین

(۱) قریب [illegible] محروم ہوگا مثلاً

میت
بنت البنت
ابن بنت الابن

(۲) اگر [illegible] ذوی الفروض کی اولاد ذوی الارحام کی اولاد کو محروم کریگی

[illegible]
ابن ابن البنت
ابن بنت البنت

عصبۂ نسبیہ کی تین قسمین ہین (۱) عصبہ بنفسہ (۲) عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ-

عصبہ بنفسہ ذیل کے لوگ ہین

ان مین اولا نزدیکی کا لحاظ ہے یعنے قریب کے ہوتے بعید نہین پائیگا- پھر قوت قرابت کا لحاظ ہے یعنے اگر درجون مین برابر ہون توجو قرابت مین قوی ہوگا وہی پاویگا جیسے عینی بھائی اور علاتی بھائی دونون ہون تو عینی بھائی مستحق ہوگا اور علاتی بھائی محروم-

(۱) بیٹے (ابن) کے ہوتے اور عصبہ کو حصہ نہین ملتا ہے-

(۲) پھر پوتا (ابن الابن) نیچے کسی درجہ کا ہو-

(۳) پھر باپ (اب)-

(۴) پھر دادا (اب الاب) اوپر کسی درجہ کا ہو-

(۵) پھر عینی بھائی (اخ لاب وام)

(۶) پھر علاتی بھائی (اخ لاب)-

(۷) پھر عینی بھائی کا لڑکا-

(۸) پھر علاتی بھائی کا ابن-

(۹) پھر عینی بھائی کے ابن کا ابن (نیچے کسی درجہ کا ہو)

(۱۰) پھر علاتی بھائی کے ابن کا ابن (نیچے کسی درجہ کا ہو)

(۱۱) پھر عینی چچا (عم)-

(۱۲) پھر علاتی چچا (عم لاب)-

(۱۳) پھر عینی عم کا ابن-

(۱۴) پھر علاتی عم کا ابن-

(۱۵) پھر عینی عم کے ابن کا ابن (نیچے کسی درجہ کا ہو)-

(۱۶) پھر علاتی عم کے ابن کا ابن (نیچے کسی درجہ کا ہو)-

(۱۷) پھر باپ کا عینی عم (عم الاب لاب وام)-

(۱۸) پھر باپ کا علاتی عم (عم الاب لاب)-

(۱۹) پھر باپ کے عینی عم کا ابن-

(۲۰) پھر باپ کے علاتی عم کا ابن-

(۲۱) پھر باپ کے عینی عم کے ابن کا ابن یا نیچے کسی درجہ کا ہو)-

(۲۲) پھر اب کے علاتی عم کے ابن کا ابن (یا نیچے کسی درجہ کا ہو)-

(۲۳) پھر دادا کا عینی پھر علاتی عم-

(۲۴) پھر دادا کے عینی عم پھر علاتی عم کا ابن پھر ابن کا ابن بترتیب بالا-

عصبہ بغیرہ

وہ چار قسم کی عورتین ہین جنکا حصہ معین ہے لیکن ہر ایک ادنین سے اپنے بھائی کے

۵ —

ابن ابن بنت الابن	ابن ابن ابن البنت	ابن ابن بنت البنت
بنت ابن بنت الابن	بنت ابن ابن البنت	بنت ابن بنت البنت
ابن بنت بنت الابن	ابن بنت ابن البنت	ابن بنت بنت البنت
بنت بنت بنت الابن	بنت بنت ابن البنت	بنت بنت بنت البنت

فروع - نمبر ۱ والے ہوتے نمبر ۲ والے محروم - نمبر ۲ والے ہوتے نمبر ۳ والے محروم وعلی ہذا یعنے قریب یا قوی کے ہوتے بعید یا ضعیف محروم ہوگا اور جس نمبر مین جو کئی وارث ہون وہ سب حصہ پانے والے ہین -

قسم دوم کے میراث پانے کے قواعد پانچ ہین

(۱) قریب کے ہوتے بعید محروم ہوگا - مثلاً

مسئلہ ۱: اب الام — ۱ | اب ام الام — م | اب ام الاب — م

مسئلہ: ام اب الام — ۱ | ام ام اب الام — م | اب ام اب الاب — م | ام اب ام الاب — م

(۲) اگر درجون مین سب برابر ہون تو جو ذوی الفروض کی طرف منسوب ہونگے وہ اونکو محروم کرینگے جو ذوی الارحام کی طرف منسوب ہون مثلاً

مسئلہ: اب ام الام — ۱ | اب اب الام — م

مسئلہ: اب ام الاب — ۱ | اب اب الام — م

(۳) اگر سب وارث ذوی الفروض یا ذوی الارحام کی طرف منسوب ہون تب پدری قرابت والون کو مادری قرابت والون سے دونا ملیگا - مثلاً

مسئلہ: اب ام لاب — ۲ | اب ام الام — ۱

مسئلہ: ام اب ام الاب — ۲ | ام ام اب الام — ۱

(۴) اگر سب پدری قرابت والے یا سب مادری قرابت والے ہون اور اونکے اصول مذکر اور مؤنث ہونے مین متفق ہون تب مرد کو عورت سے دونا ملیگا - مثلاً

مسئلہ: اب اب الام — ۲ | ام اب الام — ۱

مسئلہ ۳: اب اب ام الاب — ۲ | ام اب ام الاب — ۱

(۳) اگر سب ذوی الفروض یا سب ذوی الارحام کی اولاد ہون اور اونکے اصول مذکر اور مؤنث ہونے مین متفق ہون تب مذکر کو مؤنث سے دونا ملیگا۔ مثلاً

مسئلہ ۳

بنت البنت	ابن البنت
۱	۲

مسئلہ ۳

بنت بنت البنت	ابن بنت البنت
۱	۲

مسئلہ ۳

بنت ابن بنت الابن	ابن ابن بنت الابن
۱	۲

مسئلہ ۳

بنت ابن بنت البنت	ابن ابن بنت البنت
۱	۲

اور اگر سب مذکر ہون یا سب مؤنث ہون تو تقسیم برابر ہوگی۔

مسئلہ ۲

بنت بنت البنت	بنت بنت البنت
۱	۱

مسئلہ ۲

ابن البنت	ابن البنت
۱	۱

مسئلہ ۲

ابن بنت البنت	ابن بنت البنت
۱	۱

مسئلہ ۲

بنت البنت	بنت البنت
۱	۱

(۴) اگر اونکے اصول مذکر اور مؤنث ہونے مین متفق نہون تب اصول مین سب سے پہلے جہان اختلاف ہوا ہے اونپر مال تقسیم کیا جاویگا اور مرد کو عورت سے دونا ملیگا۔ پھر جو اونکو ملا ہے وہ اونکے فروع کو ملجاوے گا۔ اور اس بحث کی زیادہ تفصیل بڑی کتابون مین دیکھو۔ مثلاً

مسئلہ ۳

ابن بنت البنت	بنت ابن البنت
۱	۲

مسئلہ ۳

ابن ابن بنت البنت	بنت بنت ابن البنت
۱	۲

مسئلہ ۸

ابن بنت البنت	ابن بنت البنت	بنت ابن البنت	بنت ابن البنت	بنت ابن البنت
۱	۱	۲	۲	۲

۱ { ابن البنت
بنت البنت

۲ { ابن بنت الابن
بنت بنت الابن

۳ { ابن ابن البنت
بنت ابن البنت
ابن بنت البنت
بنت بنت البنت
بنت بنت ابن الابن

۴ - ابن بنت ابن الابن

(۳) اگر سب ذوی الفروض یا سب عصبہ یا سب ذوی الارحام کی اولاد ہون یا بعض ذوی الفروض اور بعض عصبہ کی اولاد ہون اور اونکے اصول مذکر اور مؤنث ہونے مین متفق ہون تب مرد کو عورت سے دونا ملیگا۔ مثلاً

مسئلہ ۳: بنت الاخت ۱ — ابن الاخت ۲

مسئلہ ۳: بنت بنت الاخ ۱ — ابن بنت الاخ ۲

اگر سب مذکر یا سب مؤنث ہون تب تقسیم برابر ہوگی۔ مثلاً

مسئلہ ۲: بنت ابن الاخ ۱ — بنت ابن الاخ ۱

مسئلہ ۲: ابن بنت الاخت ۱ — ابن بنت الاخت ۱

(۴) لیکن اخیافی بھائی بہنون کی اولاد خواہ مذکر ہون یا مؤنث اور اونکے اصول مذکر اور مؤنث ہونے مین متفق ہون یا نہون اون مین تقسیم برابر ہوگی۔ مثلاً

مسئلہ ۲: بنت ابن الاخ لام ۱ — ابن بنت الاخت لام ۱

(۵) اگر اونکے (یعنے نمبر ۳ والے) اصول مذکر اور مؤنث ہونے مین متفق نہون تب اصول مین جہان سب سے پہلے اختلاف ہوا ہے اون پر مال تقسیم کیا جاویگا پھر اون کو جو ملا ہے وہ اونکے فروع کو ملجاویگا۔ مثلاً

مسئلہ ۳: بنت الاخ ۲ — ابن الاخت ۱

مسئلہ ۱۰: بنت الاخ ۵ — بنت الاخ لاب ۴ — بنت الاخ لام ۱

مسئلہ ۱۰: بنت الاخ ۵ — بنت الاخ لاب ۴ — ابن الاخ لام ۱

مسئلہ ۱۰: بنت ابن الاخ ۱ — بنت ابن الاخ لاب ۴ — بنت ابن الاخ لام ۵

۱	بنت الاخ ابن الاخت بنت الاخت	
		۲
۳	ابن الاخ لام بنت الاخ لام ابن الاخت لام بنت الاخت لام	

فروع۔ اس فہرست مین نمبر ۱ ہوتے نمبر ۳ محروم اور نمبر ۳ ہوتے نمبر ۴ محروم اور نمبر ۴ ہوتے نمبر ۵ محروم اور نمبر ۵ ہوتے نمبر ۶ محروم اور نمبر ۶ ہوتے نمبر ۸ محروم اور جس نمبر مین جو کئی وارث ہون وہ سب حصہ پانیوالے ہین۔ اور نمبر ۲ مین نمبر ایک کے تین وارث کے ساتھ نمبر تین کے چار وارث شریک ہین اسلیے

اونمین کوئی کسیکو محروم نہین کرتا ہے۔ اور اسی طرح نمبر ۶ مین نمبر چھ کے چھ وارث کے

اگر سب مذکر ہون یا سب مؤنث ہون تب تقسیم برابر ہوگی۔ مثلاً

مسئلہ ۱
ام اب الام — ام اب الام
۱ — ۱

مسئلہ ۲
اب ام الاب — اب ام الاب
۱ — ۱

(۵) اگر انکے اصول مذکر اور مؤنث ہونے مین متفق نہون تب اصول مین جہان سب سے پہلے اختلاف ہوا ہے اونپر مال تقسیم کیا جاویگا اور مرد کو عورت سے دونا ملیگا۔ پھر جو اونکو ملا ہے وہ اونکے فروع کو ملجاویگا۔ مثلاً

مسئلہ ۳
اب ام اب الاب — اب ام ام الاب
۲ — ۱

۱۔ اب الام
۲ { اب ام الاب / اب ام الام }
۳ { اب اب الام / ام اب الام }
۴ { اب ام ام الاب / اب ام ام الام / اب ام اب الاب }

مسئلہ ۴
ام اب اب الام — اب ام اب الام
۲ — ۱

۵ { اب ام اب الام / ام ام اب الام / اب اب اب الام / ام اب اب الام / اب اب ام الاب / ام اب ام الاب / اب اب ام الام / ام اب ام الام }

فروع۔ نمبر ۱ ہوتے نمبر ۲ محروم اور نمبر ۲ ہوتے نمبر ۳ محروم وعلی ہذا ۔ اور جس نمبر مین جو کوئی وارث ہون وہ سب حصہ پانے والے ہین۔

قسم سوم کے میراث پانے کے قواعد پانچ ہین

(۱) قریب کے ہوتے بعید محروم ہوگا۔ مثلاً
مسئلہ
بنت الاخت — ابن بنت الاخ
۱ — م

(۲) اگر سب درجون مین برابر ہون تب عصبہ کی اولاد سے ذوی الارحام کی اولاد محروم ہوگی۔ مثلاً
مسئلہ
بنت ابن الاخ — ابن ابن الاخت — ابن ابن الاخ لام — ابن بنت الاخ
۱ — م — م — م

(۱) قریب کے ہوتے بعید محروم ہوگا کسی نوع سے ہو۔ مثلاً

مسئلہ: بنت العمہ (ا) — ابن ابن العمہ (م) — ابن ابن الخال (م)

مسئلہ: بنت الخالہ (ا) — ابن ابن العم لام (م) — ابن ابن الخال (م)

(۲) اگر درجون مین سب برابر ہون اور صرف نوع اول یا صرف نوع دوم کے سب وارث ہون تب عینی کے ہوتے علاتی اور اخیافی محروم ہونگے اور علاتی کے ہوتے اخیافی محروم ہونگے۔ مثلاً

مسئلہ: عمہ (ا) — عمہ لاب (م)
مسئلہ: عمہ (ا) — عمہ لام (م)
مسئلہ: عمہ لاب (ا) — عمہ لام (م)

مسئلہ: خالہ (ا) — خالہ لاب (م)
مسئلہ: خالہ (ا) — خالہ لام (م)
مسئلہ: خالہ لاب (ا) — خالہ لام (م)

مسئلہ: بنت العمہ (ا) — ابن العمہ لاب (م) — ابن العم لام (م)
مسئلہ: بنت الخالہ (ا) — ابن الخالہ لاب (م) — ابن الخالہ لام (م)

(۳) اگر سب عینی یا علاتی ہوں تب عصبہ کی اولاد ذوی الارحام کی اولاد کو محروم کریگی۔ مثلاً

مسئلہ: بنت العم (ا) — ابن العمہ (م)
مسئلہ: بنت العم لاب (ا) — ابن العمہ لاب

(۴) اگر اون مین عصبہ کی اولاد نہو اور اونکے اصول مذکر اور مؤنث ہونے مین متفق ہون تب مرد کو عورت سے دونا ملیگا۔ اور اگر سب مرد یا سب عورتین ہون تب تقسیم برابر ہوگی۔ مثلاً

مسئلہ ۳: ابن العمہ (۲) — بنت العمہ (۱)
مسئلہ ۳: ابن الخال (۲) — بنت الخال (۱)
مسئلہ ۲: بنت الخالہ — بنت الخالہ (ا) — ابن العمہ — ابن العمہ

(۵) اگر اونکے اصول مذکر اور مؤنث ہونے مین متفق نہون تب اصول مین جہان سب سے پہلے اختلاف ہوا ہے اوسپر مال تقسیم کیا جاویگا۔ پھر جو اونکو ملاہے وہ اونکے فروع کو ملجاویگا۔ مثلاً

مسئلہ ۳: ابن الخالہ — بنت الخال (۲)
مسئلہ ۳: بنت ابن العمہ — ابن بنت العمہ

(۶) اگر نوع اول اور نوع دوم دونون مجتمع ہون تب پدری قرابت والون کو مادری قرابت والون سے دونا ملیگا۔ مثلاً

مسئلہ ۳: بنت العمہ (۲) — بنت ابن العمہ (م) — بنت الخالہ (۱) — ابن ابن الخال (م)

مسئلہ ۳: بنت العمہ (۲) — ابن العمہ لاب (م) — بنت الخالہ (۱) — ابن الخال لاب (م)

مسئلہ ۳ تصحیح ۹: بنت العم (۶) — ابن العمہ (م) — بنت الخالہ (۱) — ابن الخال (۲)

۳ { بنت الاخ لاب
ابن الاخت لاب
بنت الاخت لاب }

۷ {
۶ { ابن بنت الاخ
بنت بنت الاخ
ابن ابن الاخت
بنت ابن الاخت
ابن بنت الاخت
بنت بنت الاخت }
۸ { ابن ابن الاخ لام
بنت ابن الاخ لام
ابن بنت الاخ لام
بنت بنت الاخ لام }
}

۴ - بنت ابن الاخ
۵ - بنت ابن الاخ لاب

۸ {
۷ { ابن ابن الاخت لام
بنت ابن الاخت لام
ابن بنت الاخت لام
بنت بنت الاخت لام }
ابن بنت الاخ لاب
بنت بنت الاخ لاب
ابن ابن الاخت لاب
بنت ابن الاخت لاب
ابن بنت الاخت لاب
بنت بنت الاخت لاب
}

ساتھ نمبر آٹھ کے آٹھ وارث شریک ہین اور آپس مین حصہ پاتے ہین -

قسم چہارم کے میراث پانے کے قواعد چھ ہین

اس قسم مین دو نوع کے وارث ہین -

نوع اول پدری قرابت والے -

(۱) پھوپی - عینی - علاتی - اخیافی -
(۲) عینی یا علاتی چچا کی اولاد - اور تینون قسم کی پھوپی کی اولاد -
(۳) اخیافی چچا (عم لام) -
(۴) اخیافی چچا کی اولاد -

نوع دوم مادری قرابت والے -

(۱) خال (ماموں) عینی - علاتی - اخیافی -
(۲) خالہ - عینی - علاتی - اخیافی -
(۳) تینون قسم کی ماموں کی اولاد -
(۴) تینون قسم کی خالہ کی اولاد -

۷ {
ابن ابن الخال
بنت ابن الخال
ابن بنت الخال
بنت بنت الخال
ابن ابن الخالہ
بنت ابن الخالہ
ابن بنت الخالہ
بنت بنت الخالہ

۸ {
ابن ابن الخال لاب
بنت ابن الخال لاب
ابن بنت الخال لاب
بنت بنت الخال لاب
ابن ابن الخالہ لاب
بنت ابن الخالہ لاب
ابن بنت الخالہ لاب
بنت بنت الخالہ لاب

۹ {
ابن ابن الخال لام
بنت ابن الخال لام
ابن بنت الخال لام
بنت بنت الخال لام
ابن ابن الخالہ لام
بنت ابن الخالہ لام
ابن بنت الخالہ لام
بنت بنت الخالہ لام

اور رشتون کو بھی اسیطرح قیاس کرو-

فروع-اگر اپنی پھوپی اور اپنے ماموں یا اپنی خالہ نہون-اور اپنے اخیافی چچا اور نہ اون کی اولادین سے کوئی ہو تب اسی طرح مان اور باپ کے چچا-پھوپی وغیرہ کو قیاس کرو-اور پھر اسیطرح جدات اور اجداد کی پھوپی وغیرہ کو قیاس کرو-اور یاد رکھو کہ ہر نوع کے قریب کے ہوتے بعید محروم ہوگا-اور اگر ایک مسئلہ مین دونون نوع شامل ہون تو اول نوع والے دوم نوع والے سے دونا پائینگے-

ترکیب تخریج فرائض

مسائل فرائض کی تین قسمین ہین

(۱) فریضۂ عادلہ-جسمین تمام وارثون کے حصون یعنے سہام کا مجموعہ مخرج مسئلہ کے برابر ہوتا ہے-

(۲) فریضۂ عائلہ-جسمین تمام وارثون کے حصون یعنے سہام کا مجموعہ مخرج مسئلہ سے زائد ہوتا ہے-

(۳) فریضۂ قاصرہ یعنے ردیہ-جسمین تمام وارثون کے سہام کا مجموعہ مخرج مسئلہ سے کم ہوتا ہے-

فروع-علم فرائض کے ضروری مسئلون کو نکالنے کے لیے ان تینون قسم کے مخرج مسئلہ کا جاننا امر لازم ہے کیونکہ بغیر مخرج کے سہام ٹھیک ہوسکنے [illegible] ہو-

نوع اول

۱- عمہ (پھوپی)
۲- عمہ لاب (علاتی پھوپی)
۳- عم لام (اخیافی چچا) / عمہ لام (اخیافی پھوپی)
۴- بنت العم (چچازاد بہن)
۵- ابن العمہ (پھوپیرا بھائی) / بنت العمہ (پھوپیری بہن)
۶- بنت العم لاب (علاتی چچا کی لڑکی)
۷- ابن العمہ لاب / بنت العمہ لاب
۸- ابن العم لام / بنت العم لام / ابن العمہ لام / بنت العمہ لام
۹- بنت ابن العم
۱۰- بنت بنت العم / ابن ابن العمہ / بنت ابن العمہ / ابن بنت العمہ / بنت بنت العمہ
۱۱- بنت ابن العم لاب
۱۲- بنت بنت العم لاب / ابن ابن العمہ لاب / بنت ابن العمہ لاب / ابن بنت العمہ لاب / بنت بنت العمہ لاب
۱۳- ابن ابن العم لام / بنت ابن العم لام / ابن ابن العمہ لام / بنت ابن العمہ لام / ابن بنت العمہ لام / بنت بنت العمہ لام

اور رشتوں کو بھی اسی طرح قیاس کرو۔

نوع دوم

۱- خال (ماموں) / خالہ
۲- خال لاب (علاتی ماموں) / خالہ لاب
۳- خال لام (اخیافی ماموں) / خالہ لام
۴- ابن الخال / بنت الخال / ابن الخالہ / بنت الخالہ
۵- ابن الخال لاب / بنت الخال لاب / ابن الخالہ لاب / بنت الخالہ لاب
۶- ابن الخال لام / بنت الخال لام / ابن الخالہ لام / بنت الخالہ لام

مین پانچ بیٹون کا عدد دس شمار کیا جاویگا اور چار بیٹیون کا عدد او سمین جمع کیا (۱۰+۴) کل ۱۴ مخرج مسئلہ ہوگا - اور اوس سے ہر بیٹے کو دو حصے اور ہر بیٹی کو ایک حصہ ملیگا - اور اسطرح دوسری صورت مین (۴ × ۲ = ۸ - اور ۸ + ۶ = ۱۴) مخرج مسئلہ ۱۴ ہوگا اور اوس سے ہر بھائی کو دو حصے اور ہر بہن کو ایک حصہ ملیگا - اور تیسری صورت مین (۷×۲=۱۴-۱۴-۱۴+۳=۱۷) مخرج مسئلہ ۱۷ ہوگا اور اوس سے ہر نواسے کو دو حصے اور ہر نواسی کو ایک حصہ ملیگا -

اگر ایک قسم کے ذوی الفروض چھوڑے اور اونکے ساتھ عصبہ بھی ہو تو مخرج مسئلہ اقل مخرج ہوگا - یعنے مخرج وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہوگا جس سے وہ حصہ ذوی الفروض کا نکلتا ہو جیسے آٹھوین کا اقل مخرج ۸ - چوتھائی کا ۴ - نصف کا ۲ - تہائی اور دو تہائی کا ۳ - اور چھٹے کا ۶ ہوگا - مثال کسی نے (۱) زوجہ اور بیٹا - (۲) زوجہ اور بھائی - (۳) مان اور پوتا وارث چھوڑا - پہلی صورت مین زوجہ کا آٹھوان حصہ ہے اسواسطے مخرج مسئلہ اقل مخرج ۸ ہوگا - دوسری صورت مین زوجہ کا چوتھائی حصہ ہے اسلیے مخرج مسئلہ اقل مخرج ۴ ہوگا - اور تیسری صورت مین مان کا چھٹا حصہ ہے اسواسطے مخرج مسئلہ اقل مخرج ۶ ہوگا - ان تینون صورت مین ذوی الفروض کو حصہ دیکر باقی عصبہ کو ملیگا -

اگر چند قسم کے وارث ہون تو وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد مخرج مسئلہ ہوگا جس سے تمام وارثون کے حصے نکل سکین - اس مخرج کو اہل حساب ذو اضعاف اقل کہتے ہین -

---

اگر گروہ سوم میں تقسیم کرنا ہو تو معیں حصے پانے والوں کا اقل مخرج مخرج مسئلہ ہوگا

اگر گروہ چہارم میں تقسیم کرنا ہو تو تمام وارثوں کے حصے کا مخرج ذو اضعاف اقل جو نکلے وہ مسئلہ کا مخرج ہوگا -

مثال - اول گروہ - دو بنات یا تین اخوات یا چار اخ وارث چھوڑے - ہر ایک صورت میں عدد روس سے مسئلہ کیا گیا - اور ہر ایک لڑکی یا بہن یا بھائی کو ایک حصہ ملیگا -

مثال - دوم گروہ - دو بیٹے اور تین بیٹیاں وارث چھوڑے - عدد کا مجموعہ ۷ ہے اور اوس سے مسئلہ کیا گیا - اور ہر ابن کو دو اور ہر بنت کو ایک حصہ ملیگا -

مخرج کا بیان

شرع شریف مین چھ حصے مقرر ہین - نصف (آدھا) - ربع (چوتھائی) - ثمن (آٹھوان) ثلث (تہائی) ثلثان (دوتہائی) - سدس (چھٹا) -

پہلے معلوم ہوچکا کہ معین حصے پانیوالے کل بارہ شخص ہین جنکو ذوی الفروض کہتے ہین - اور یہ بھی گذرا کہ اس ملک ہندوستان مین جہان بادشاہ اسلام نہین ہے صرف تین قسم کے وارث مشہور ہین یعنے ذوی الفروض عصبۂ نسبیہ اور ذوی الارحام پس اگر کوئی شخص ایک قسم کے وارث چھوڑے خواہ فقط ذوی الفروض خواہ فقط عصبہ خواہ فقط ذوی الارحام تو اون وارثون کا عدد رؤس یعنے شمار کا جو عدد ہے وہی مخرج مسئلہ ہوگا - جیسے صرف پانچ بیٹیان یا چار بھائی یا تین نواسے وارث چھوڑے تو پہلی صورت مین مخرج مسئلہ ۵ اور دوسری صورت مین ۴ - اور تیسری صورت مین ۳ ہوگا

اگر ایسے وارث چھوڑے کہ اونمین بعض کا دونا حصہ ہے اور بعض کا اِکہرا تو جو دونا پاوینگے اونکا عدد رؤس بھی دوچند خیال کیا جاویگا - پھر تمام وارثون کے عدد کا مجموعہ مخرج مسئلہ ہوگا - جیسے (۱) پانچ بیٹے اور چار بیٹیان - (۲) چار بھائی اور چھ بہنین - (۳) سات نواسے اور تین نواسیان وارث چھوڑے تو پہلی صورت

ف حصے پانیوالے چار گروہ مین منقسم ہین

گروہ اول میں وہ لوگ ہیں جو ایک ہی قسم کے وارث ہوں یعنے ایک ہی نوع کے رشتہ دار ہون -

گروہ دوم مین وہ لوگ ہین جو دکور رشتہ دار کے ساتھ ہونے کی وجہ سے تعصیب پاتے ہین -

گروہ سوم میں وہ لوگ ہین جو ایک قسم کے ذوی الفروض وارث ہوں اور اونکے ساتھ عصبہ بھی ہو -

گروہ چہارم میں وہ لوگ ہین جو چند قسم کے وارث ہوں -

پس ان چاروں گروہ میں ترکہ تقسیم کرنے کی صورت مندرجۂ ذیل ہے -

اگر گروہ اول میں تقسیم کرنا ہو تو حصے پانیوالوں کا عدد رؤس مخرج مسئلہ ہوگا -

اگر گروہ دوم مین تقسیم کرنا ہو تو حصے پانے والون کے عدد کا مجموعہ مخرج مسئلہ ہوگا -

مثال سندرجۂ ذیل شخصون کو وارث چھوڑنے کی صورت پر

(۱)-زوجہ اور ایک بنت اور ایک عم- مسئلہ ۸

عم	بنت	زوجہ
عصبہ	۱/۲	۱/۸
۳	۴	۱

مسئلہ ۸-اوس سے زوجہ کو ایک حصہ اور بنت کو چار اور عم کو باقی تین ملیگا-

(۲)-دو عینی اخوات اور دو اخیافی اخوات مسئلہ ۳

دو اخیافی اخوات	دو عینی اخوات
۱/۳	۲/۳
۱	۲

مخرج مسئلہ ۳-اوس سے ہر عینی اخت کو ایک اور ہر اخیافی اخت کو نصف ملیگا-

(۳)-زوج اور ایک علاتی اخت مخرج مسئلہ ۲- مسئلہ ۲

علاتی اخت	زوج
۱/۲	۱/۲
۱	۱

اوس سے ہر ایک کو ایک ایک حصہ ملیگا-

(۴)-زوجہ اور ام اور اب مخرج مسئلہ ۴ مسئلہ ۴

اب	ام	زوجہ
عصبہ	۱/۳	۱/۴
۲	۱	۱

اوس سے زوجہ کو ایک حصہ ملیگا اور باقی مین سے مان کو ایک ثلث حصہ اور باپ کو باقی دو حصے

(۵)-عینی دو اخوات اور ایک اخیافی اخت اور ام-مخرج مسئلہ ۶- مسئلہ ۶

ام	اخیافی اخت	دو عینی اخوات
۱/۶	۱/۶	۲/۳
۱	۱	۴

اوس سے ہر عینی بہن کو دو اور اخیافی بہن کو ایک اور ام کو ایک حصہ ملیگا-

۳	۹	۱۲	۱۵	۲۷	۴۵
۳	۳	۴	۵	۹	۱۵
۵	۱	۴	۵	۳	۵
۳	۱	۴	۱	۳	۱
۴	۱	۴	۱	۱	۱
	۱	۱	۱	۱	۱

۳×۳×۵×۳×۴ = ۵۴

کو دوسرے سے ضرب دیا حاصل ضرب ۵۴۰ ہوا اور اسی کو مخرج و اضعاف اقل کہتے ہیں اور وہی مخرج مسئلہ ہوتا ہے-اور ثابت کیا ہوا ۳ جو سب عددمیں موجود ہے وہ حد مشترک ہے اور مسائل فرائض میں اوسکا خیال رکھنا بہت ضرور ہے-

مخرج مسئلہ - اکثر مسائل فرائض عادلہ کا مخرج ۶ و ۱۲ و ۲۴ ہوتا ہے- اور عائلہ کا مخرج - ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ و ۲۷ ہوتا ہے اور ردیہ کا مخرج ۲ و ۳ و ۴ و ۵ ہے- عول اور رد کے بیان میں دیکھو-

نصف اور چوتھائی کا مخرج ۴ ہے

۲ × ۲ = ۴

نصف یا چوتھائی اور ثمن کا مخرج ۸ ہے۔

۲ × ۴ = ۸

۴ × ۲ = ۸

نصف یا تہائی اور چھٹا کا مخرج ۶ ہے۔

۲ × ۳ = ۶

۲ × ۳ = ۶

تہائی یا چھٹا اور چوتھائی کا مخرج ۱۲ ہے۔

۳ × ۴ = ۱۲

۲ × ۲ × ۳ = ۱۲

تہائی یا چھٹا اور آٹھویں کا مخرج ۲۴ ہے۔

۳ × ۸ = ۲۴

۲ × ۳ × ۴ = ۲۴

ان سب مثالوں مین جو عدد بائین طرف ہین اون کو باہم ضرب دیا اور جو حاصل ضرب ہوا وہ مخرج ذو اضعاف اقل ہے۔

مثال سوم کروہ زوج اور ابن وارث چھوڑے۔ اقل مخرج ۴ ہے۔ اس کو تین اور زوج کو ایک حصہ ملیگا

مثال چہارم کروہ زوجہ اور دو سات اور مان اور چچا وارث چھوڑے۔ تمام وارثون کے حصے کا مخرج ذو اضعاف اقل ۲۴ ہے۔ زوجہ کو تین اور ہر ایک بنت کو آٹھ اور مان کو چار اور چچا کو باقی ایک حصہ ملیگا۔

اقل مخرج اوس عدد کو کہتے ہین جس سے تقسیم کرکے ذوی الفروض کو حصہ ملتا ہے اور وہ ۲ یا ۳ یا ۴ یا ۶ یا ۸ ہے

مخرج ذو اضعاف اقل۔ اس مخرج کو نکالنے کے لیے جاننا ضرور ہے کہ جو عدد جوڑ ہو یا جس عدد کا اخیر ہندسہ جوڑ یا صفر ہو وہ ۲ سے پورا تقسیم ہو جاویگا۔ اور جس عدد کے کل ہندسون کا مجموعہ تین ہو یا تین سے پورا تقسیم ہوتا ہو تو وہ عدد ۳ سے پورا تقسیم ہو جاویگا۔ اور جس عدد کا اخیر ہندسہ پانچ ہو یا صفر ہو وہ ۵ سے پورا تقسیم ہو جاویگا۔ تفصیل کے لیے حساب کی کتابین دیکھنا چاہیے۔ مثال۔ جیسے ۹ و ۱۲ و ۱۵ و ۲۷ و ۴۵ اس مثال مین پانچ عدد ہین۔ اونکے جزو مشترک اور جزو غیر مشترک نکالکر ایک

عولؒ کا بیان×

اوپر معلوم ہوچکا کہ وارثون کے حصون کا مجموعہ اگر مخرج مسئلہ سے زائد ہوجاوے تو اوسکو عول کہتے ہین۔ پس جہان ایسی صورت ہو وہان تمام حصون کا مجموعہ اصل مخرج پر عول کا نشان دیکر لکھا جاویگا۔ عول کا نشان یہ ہے (عـ) تین مسئلون کا فقط عول ہوتا ہے جنکا مخرج چھ۔ بارہ۔ یا چوبیس ہے

جب مخرج مسئلہ ۶ ہو تو ۷ یا ۸ یا ۹ یا ۱۰ اسے عول ہوگا۔ مثلا

زوج اور اخوات۔ عول ۷

مسئلہ ۶ عـ ۷ زوج	دو اخوات
$\frac{1}{2}$ ۳	$\frac{2}{3}$ ۴

زوج کو تین اور ہر بہن کو دو سہام ملیگا۔

زوج اور اخت اور ام۔ عول ۸

مسئلہ ۶ عـ ۸ زوج	اخت	ام
$\frac{1}{2}$ ۳	$\frac{1}{2}$ ۳	[illegible]

زوج کو تین اور بہن کو تین اور مان کو دو سہام ملیگا۔

زوج اور دو عینی اخوات اور ام اور اخیافی اخت

مسئلہ ۶ عـ ۹ زوج	دو عینی اخوات	ام	اخیافی اخت
$\frac{1}{2}$ ۳	$\frac{2}{3}$ ۴	$\frac{1}{6}$ ۱	$\frac{1}{6}$ ۱

عول ۹۔ زوج کو تین اور ہر عینی بہن کو دو اور مان کو ایک اور اخیافی بہن کو ایک حصہ ملیگا۔

زوج اور دو عینی اخوات اور ام اور اخیافی اخت اور اخیافی اخ۔ عول ۱۰

مسئلہ ۶ عـ ۱۰ زوج	دو عینی اخوات	ام	اخیافی اخت و اخیافی اخ
$\frac{1}{2}$ ۳	$\frac{2}{3}$ ۴	$\frac{1}{6}$ ۱	۲

زوج کو تین اور ہر عینی بہن کو دو اور مان کو ایک اور اخیافی بہن کو ایک اور اخیافی بھائی کو ایک حصہ ملیگا

× جب اصل مخرج مسئلہ کم ہو مجموعۂ سہام وارثان سے تو اوس [illegible]
ہیں۔ اور مجموعۂ سہام وارثان مخرج مسئلہ ہوتا ہے اور اوسکی [illegible]
اول۔ جب اصل مسئلہ کا مخرج ۶ ہو تب مخرج مسئلہ ۷ ۸ ۹ ۱۰ [illegible]
دوم۔ جب ایضاً ۱۲ ایضاً ۱۳ ۱۵ ۱۷ [illegible]
سوم۔ جب ایضاً ۲۴ ایضاً صرف ۲۷ [illegible]

مخرج

عم	اخیافی اخت	عینی اخت	زوجہ
عصبہ	⅙	½	¼
۱	۲	۹	۳

اخ	ام	دو بنات	زوجہ
عصبہ	⅙	⅔	⅛
۱	۴	۱۶	۳

... حصون کا مخرج بآسانی معلوم ہوجاتا ... اور یہ حصے دو نوع کے ہین۔ نوع ... ثلث ثلثان اور سدس۔ پس اگر ایک ... مسئلہ مین جمع ہوجاوین تو جس حصے کا مخرج ... مسئلہ کا مخرج ہوگا مثلاً

ثلث اور ثلثان کا ۳
ثلث اور سدس کا ۶
ثلثان اور سدس کا ۶

... مسئلہ مین جمع ہون تو حسب تفصیل ذیل مخرج مسئلہ ... نصف جمع ہونے سے مخرج مسئلہ ۶ ہوگا۔

۱۲	ایضاً	ایضاً	ربع	ایضاً
۲۴	ایضاً	ایضاً	ثمن	ایضاً

... مسئلہ کا ٹھیک ہونا ضرور ہے اور جبتک مخرج ... سہام یعنے حصے ٹھیک نہین ہوسکتے اور سہام کا ... واجب ہے۔ اسلیے مخرج نکالنے مین مشق حاصل کرنا چاہیے

عول کا بیان ×

اوپر معلوم ہوچکا کہ وارثون کے حصون کا مجموعہ اگر مخرج مسئلہ سے زائد ہوجاوے تو اوسکو عول کہتے ہین۔پس جہان ایسی صورت ہو وہان تمام حصون کا مجموعہ اصل مخرج پر عول کا نشان دیکر لکھا جاویگا۔عول کا نشان یہ ہے (عــ) تین مسئلون کا فقط عول ہوتا ہے جنکا مخرج چھ ۶ - بارہ ۱۲ - یا چوبیس ۲۴ ہے۔

جب مخرج مسئلہ ۶ ہو تو ۷ یا ۸ یا ۹ یا ۱۰ اسے عول ہوگا۔مثلاً

زوج اور اخوات-عول ۷

مسئلہ ۶ عـ ۷

زوج	دو اخوات
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$
۳	۴

زوج کو تین اور ہر بہن کو دو سہام ملیگا۔

زوج اور اخت اور ام-عول ۸

مسئلہ ۶ عـ ۸

زوج	اخت	ام
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$
۳	۳	۲

زوج کو تین اور بہن کو تین اور مان کو دو سہام ملیگا۔

زوج اور دو عینی اخوات اور ام اور اخیافی اخت عول ۹-زوج کو تین اور ہر عینی بہن کو دو اور مان کو ایک اور اخیافی بہن کو ایک حصہ ملیگا۔

مسئلہ ۶ عـ ۹

زوج	دو عینی اخوات	ام	اخیافی اخت
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$
۳	۴	۱	۱

زوج اور دو عینی اخوات اور ام اور اخیافی اخت اور اخیافی اخ -عول ۱۰

زوج کو تین اور ہر عینی بہن کو دو اور مان کو ایک اور اخیافی بہن کو ایک اور اخیافی بھائی کو ایک حصہ ملیگا۔

مسئلہ ۶ عـ ۱۰

زوج	دو عینی اخوات	ام	اخیافی اخت	اخیافی اخ
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$
۳	۴	۱	۱	۱

× جب اصل مخرج مسئلہ کم ہو مجموعۂ سہام وارثان سے تو اوس صورت کو مسئلہ عول کہتے ہیں۔اور مجموعۂ سہام وارثان مخرج مسئلہ ہوتا ہے۔اور اوسکی تین صورتین ہین۔

اول-جب اصل مسئلہ کا مخرج ۶ ہو تب مخرج مسئلہ ۷ - ۸ - ۹ یا ۱۰ کی طرف عول کرتا ہے۔

دوم-جب ایضاً ۱۲ ایضاً ۱۳ - ۱۵ یا ۱۷ کی طرف عول کرتا ہے۔

سوم-جب ایضاً ۲۴ ایضاً صرف ۲۷ کی طرف عول کرتا ہے۔

(۶) زوجہ اور عینی بہن اور علاقی بہن اور عم مخرج مسئلہ ۱۲ اوس سے زوجہ کو تین اور عینی اخت کو چھہ اور اخیافی اخت کو دو اور عم کو ایک حصہ ملیگا

مسئلہ ۱۲

زوجہ	عینی اخت	اخیافی اخت	عم
۱/۴	۱/۲	۱/۶	عصبہ
۳	۶	۲	۱

(۷) زوجہ اور دو بنات اور ام اور اخ مخرج مسئلہ ۲۴ اوس سے زوجہ کو تین اور ہر لڑکی کو آٹھ اور ماں کو چار اور باقی ایک حصہ بھائی کو ملیگا -

مسئلہ ۲۴

زوجہ	دو بنات	ام	اخ
۱/۸	۲/۳	۱/۶	عصبہ
۳	۱۶	۴	۱

ایک اور قاعدہ بھی ہے جس سے چند حصون کا مخرج بآسانی معلوم ہوجاتا ہے - پہلے معلوم ہوچکا کہ معین حصے چھہ ہین - اور یہ حصے دو نوع کے ہین - نوع اول - نصف ربع اور ثمن - نوع دوم - ثلث ثلثان اور سدس - پس اگر ایک نوع کے دو یا تین حصے کسی مسئلہ مین جمع ہو جاوین تو جس حصے کا مخرج سب سے بڑا ہو گا وہی مسئلہ کا مخرج ہو گا - مثلاً

نصف اور ربع کا	۴	ثلث اور ثلثان کا	۳
نصف اور ثمن کا	۸	ثلث اور سدس کا	۶
ربع اور ثمن کا	۸	ثلثان اور سدس کا	۶

دونون نوع کے حصے اگر کسی مسئلہ مین جمع ہون تو حسب تفصیل ذیل مخرج مسئلہ ہو گا - نوع دوم کے کسی حصے کے ساتھ نصف جمع ہونے سے مخرج مسئلہ ۶ ہو گا -

ایضاً	ایضاً	ربع	ایضاً	ایضاً ۱۲
ایضاً	ایضاً	ثمن	ایضاً	ایضاً ۲۴

فروع - مسائل فرائض درست ہونے کے لیے مخرج مسئلہ کا ٹھیک ہونا ضرور ہے اور جبتک مخرج مسئلہ صحیح نہو تب تک وارثون کے سہام یعنے حصے ٹھیک نہین ہوسکتے اور سہام کا ٹھیک ہونا مسائل فرائض کے لیے واجب ہے - اسلیے مخرج نکالنے مین مشق حاصل کرنا چاہیے

رد کا بیان

رد عول کی ضد ہے - جیسے عول مین تمام حصون کا مجموعہ اصل مسئلہ سے زائد ہوجاتا ہے اوسی طرح رد مین تمام حصون کا مجموعہ اصل مسئلہ سے کم ہوجاتا ہے - اور زوجین یعنے زوج اور زوجہ پر رد نہین ہوتا ہے - اور رد کی مندرجۂ ذیل چار قسمین ہین -

ف جب اصل مخرج مسئلہ سے مجموعۂ سہام وارثان کم ہو تو اوس صورت کو ردیہ مسئلہ کہتے ہیں - اور اوس قسم کے ایک مسئلہ میں سواے زوجین کے تین قسم کے وارثون سے زائد جمع نہین ہوسکتے ہیں - اور جس فرائض کے مسئلہ میں کوئی عصبہ ہوگا وہ مسئلہ ردی نہیں زوجین پر رد نہین ہوتا ہے مگر اس ملک ہندوستان میں زوجین پر رد جائز ہے اگر کوئی اونکے سواے مستحق ہو دوسرے یعنے میت کے کوئی قرابت قریبہ یا بعیدہ زندہ نہو - اگر زوجین مین کوئی قرابت نسبی بھی ہو (صرف عقد نکاح سے قرابت نسبی ثابت نہیں ہوتی) تو اوس اعتبار سے اپنے معین حصے کے علاوہ اور مال پانے کے بھی مستحق ہوسکتے ہین - جیسے ایک عورت نے ایسا شوہر اور نواسا چھوڑا اور یہ شوہر اوسکا چچازاد بھائی بھی ہوتا ہے - پس ایسی صورت میں شوہر کو تمام مال ملیگا نصف مال بطریق فرضیت کے اور باقی بطریق عصوبت کے - اور نواسے کو کچھ نہین ملے گا - کیونکہ وہ ذوی الارحام سے ہے اور شوہر ایک اعتبار سے عصبہ ہے - اور جیسے ایک شخص مرا اوسنے اپنی زوجہ اور ایک علاتی چچازاد بہن کو وارث چھوڑا - وہ زوجہ میت کی حقیقی چچازاد بہن بھی ہے - اس صورت مین کل مال زوجہ کو ملجاویگا - چوتھائی مال بطریق فرضیت کے اور باقی اس سبب سے کہ وہ اوسکی عینی چچا کی لڑکی ہے - اور علاتی چچا کی لڑکی کو کچھ نہین ملیگا کیونکہ عینی چچا کی لڑکی علاتی چچا کی لڑکی سے قرابت میں قوی ہے -

اور رد کی چار قسمین ہین - اور ان چار قسمون کی اول اور دوم قسم مین زوجین نہیں ہیں اور سوم اور چہارم قسم مین زوجین بھی داخل ہین -

جب مخرج مسئلہ ۱۲ ہو تو ۱۳ یا ۱۵ یا ۱۷ اسے عول ہوگا مثلاً

زوجہ اور دو اخوات اور ام - عول ۱۳ مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

زوجہ	دو اخوات	ام
۱/۴ — ۳	۲/۳ — ۸	۱/۶ — ۲

زوجہ کو تین اور ہر بہن کو چار اور ماں کو دو سہام ملیگا

زوجہ اور دو عینی اخوات اور ام اور اخیافی اخت مسئلہ ۱۲ عول ۱۵

زوجہ	دو عینی اخوات	ام	اخیافی اخت
۱/۴ — ۳	۲/۳ — ۸	۱/۶ — ۲	۱/۶ — ۲

عول ۱۵ - زوجہ کو تین اور ہر عینی بہن کو چار اور ماں کو دو اور اخیافی بہن کو دو سہام ملیگا -

زوجہ اور دو عینی اخوات اور ام اور اخیافی اخت اور اخیافی اخ - مسئلہ ۱۲ عول ۱۷

زوجہ	دو عینی اخوات	ام	اخیافی اخت	اخیافی اخ
۱/۴ — ۳	۲/۳ — ۸	۱/۶ — ۲	۱/۶ — ۲	۱/۶ — ۲

عول ۱۷ - زوجہ کو تین اور ہر عینی بہن کو چار اور ماں کو دو اور اخیافی بہن کو دو اور اخیافی بھائی کو دو سہام ملیگا -

جب مخرج مسئلہ ۲۴ ہو تو صرف ۲۷ سے عول ہوگا -

زوجہ اور دو بنات اور ام اور اب مسئلہ ۲۴ عول ۲۷

زوجہ	دو بنات	ام	اب
۱/۸ — ۳	۲/۳ — ۱۶	۱/۶ — ۴	۱/۶ — ۴

عول ۲۷ - زوجہ کو تین اور ہر لڑکی کو آٹھ اور ماں کو چار اور باپ کو چار سہام ملیگا -

فروع - مخرج مسئلہ اور سہام وارثان کی صحت کے لیے مسائل عول کو یاد رکھنا ضرور ہے اور جبتک وارثوں کے معین حصے کو خوب یاد نہ رکھا جائے تب تک اصل مخرج مسئلہ نہیں معلوم ہوسکتا ہے -

مثال اول - جس مسئلہ میں زوج ہو اور مخرج مسئلہ ۶ ہو تب زوج کے ساتھ اگر ایک قسم کے وارث ہوں تو عول ۷ سے ہوگا - اگر دو قسم کے ہوں تو ۸ سے - اگر ایک قسم والے کے ساتھ قسم اخیافی ہوں تو ۷ اور ۸ سے عول ہوگا - اور اگر دو قسم والے کے ساتھ قسم اخیافی ہوں تو ۹ اور ۱۰ اسے جیسے موقع ہو عول ہوگا

مثال دوم - جس مسئلہ میں زوجہ ہو اور مخرج مسئلہ ۱۲ ہو تب زوجہ کے ساتھ اگر دو قسم کے وارث ہوں تو ۱۳ سے اور اگر ان کے ساتھ قسم اخیافی ہوں تو ۱۵ - اور ۱۷ اسے عول ہوگا -

مثال سوم - جس مسئلہ میں زوجہ ہو اور مخرج مسئلہ ۲۴ ہو تب زوجہ کے ساتھ تین قسم کے وارث ہونے سے مسئلہ ۲۷ سے عول ہوگا - (ذوی الفروض وارث ہوں)

مسئلہ ۶ سے ۴ | | مسئلہ ۶ سے ۵ | |
|---|---|---|---|---|
| بنت | ام | بنت | بنت الابن | ام |
| ۳ | ۱ | ۳ | ۱ | ۱ |

قسم سوم

پہلی قسم یعنے ایک قسم کے ذوی الفروض کے ساتھ اگر زوجین مین سے بھی کوئی ہو تو زوج یا زوجہ کا مسئلہ جدا کرو پھر اوسکو حصہ دیکر جو بچے وہ باقی وارثان ذوی الفروض قسم اول پر تقسیم کردو جیسے

مسئلہ ۲		مسئلہ ۴	
زوج	اخت اخیافی	زوج	بنت
۱	۱	۱	۳
مسئلہ ۴		**مسئلہ ۸**	
زوجہ	اخت	زوجہ	بنت
۱	۳	۱	۷

قسم چہارم

دوسری قسم یعنے چند قسم کے ذوی الفروض کے ساتھ اگر زوجین مین سے بھی کوئی

قسم چہارم - اس مین قسم دوم کے وارث زوج یا زوجہ کے ساتھ ہین - اگر زوج کے ساتھ ہون تو زوج کے اقل مخرج ۲ یا ۴ سے مسئلہ کرکے اوس سے ایک حصہ زوج کو دیکر باقی ایک یا تین حصے قسم دوم کے وارثون کو ملین گے - مگر اون وارثون کے کل اصل سہام اگر مذکورۂ بالا دو کی صورت مین ایک سے اور چار کی صورت مین تین سے زائد ہون تو اون وارثون کے سہام کے مجموعہ یعنے ردی مسئلہ کے مخرج کو زوج کے اقل مخرج مین ضرب دینا اور حاصل ضرب مخرج مسئلۂ ہذا ہوگا جسکو اصل مسئلہ پر یہ نشان (لسہ) کرکے لکھدینا - پھر مخرج ردی کو زوج کے سہام مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو اوسکے حصے کے نیچے لکھدینا اور زوج کے اقل مخرج سے اوسکو حصہ دینے کے بعد جو حصے بچے ہون (یعنے ایک یا تین) اونکو ہر وارث کے اصلی سہام مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو ہر ایک حصے کے نیچے لکھدینا اب مجموعۂ حصۂ کل وارثان برابر مخرج مسئلۂ ہذا کے ہوگا - اور اسی طرح اگر قسم دوم کے وارث زوجہ کے ساتھ ہون تو زوجہ کے اقل مخرج ۴ یا ۸ سے مسئلہ

قسم اول

جن وارثون پر رد ہوسکتا ہے اون مین سے اگر صرف ایک ہی قسم کے وارث ہون اور زوجین نہون تو ایسی صورت مین اون وارثون کے شمار کا عدد مخرج مسئلہ ہوگا جیسے صرف چار بنات یا پانچ جدات یا تین اخوات وارث چھوڑے تو جو شمار کا عدد ہے وہی مخرج مسئلہ ہے یعنے ۴-۵ یا ۳ یا جیسے موقع ہو اور ہر ایک وارث کو ایک ایک حصہ ملیگا -

قسم دوم

جن وارثون پر رد ہوسکتا ہے اونمین سے چند قسم کے وارث موجود ہون اور زوجین مین سے کوئی نہو تو ایسی صورت مین وارثون کو جو حصے اصل مسئلہ سے پہنچے ہین اون کا مجموعہ ردی مسئلہ بنایا جاوے گا - اور اصل مسئلہ پر رد کا نشان (عہ) کرکے مجموعہ کو اوسپر لکھدیا جاوے گا - مثلاً

مسئلہ ۶ رد ۲

جده	اخیافی اخ
۱	۱

مسئلہ ۶ رد ۳

ام	دو اخیافی اخوات
۱	۲

قسم اول - اس مین ایک ہی گروہ کے وارث ہین - اور انکا مخرج مسئلہ ردیہ اوسی طرحپر نکلے گا جس طور پر اول و دوم گروہ کا مخرج نکلتا ہے جسکو مخرج کے بیاں میں ذکر کیا گیا ہے یعنے عدد رؤس یا مجموعۂ عدد رؤس وارثان مخرج مسئلہ ہوگا -

قسم دوم - اس مین گروہ چہارم کے لوگ ہین جنکا بیاں مخرج میں ذکر کیا گیا ہے - اس قسم کے وارثوں کے ردی مسئلہ کا مخرج کل سہام وارثاں ہوگا اور اوس سے ہر قسم کے وارث کو اونکے سہام کے موافق حصہ ملیگا - اور وہ کل سہام یعنے ردی مسئلہ کا مخرج ۲ - ۳ - ۴ - یا ۵ سے زائد نہین ہوتا ہے -

قسم سوم - اس مین قسم اول کے وارث زوج یا زوجہ کے ساتھ ہیں - اگر وہ زوج کے ہمراہ ہون تو مسئلہ ۲ یا ۴ سے کرکے ایک حصہ زوج کو دیکر باقی اون کو دیا جاویگا اور اگر زوجہ کے ساتھ ہون تو ۴ یا ۸ سے مسئلہ کرکے ایک حصہ زوجہ کو دیکر باقی اون کو ملیگا -

کسر تقسیم کا بیان*

فرائض مین یہ ضرور ہے کہ وارثون کے حصے اونکے عدد پر پورے بغیر کسر کے تقسیم ہون مگر اکثر حصون کی تقسیم مین کسر واقع ہوجاتی ہے اور حصے اپنے وارثون پر پورے تقسیم نہین ہوتے ہین - اسواسطے کسر دور کرنے کے لیے دو امر کا لحاظ ضرور ہوا ہے -

پہلا امر - عدد رؤس اور سہام مین اگر جزو مشترک ہو تو اوسکو چھوڑ دو اور جزو غیر مشترک کو لیلو - اور اگر جزو مشترک نہو تو کل عدد رؤس اعتبار کیا جاویگا - [اعداد کے اجزاے ضربی کو حساب والے جزو کہتے ہین] پس اگر دو عددون کے اجزاے ضربی برابر نکالے جاوین تو جو جزو دونون مین پائے جاوینگے وہ مشترک ہونگے اور جو جزو فقط ایک عدد کے اجزاے ضربی مین پایا جاوے اور دوسرے عدد کے اجزاے ضربی مین نہووہ وہ غیر مشترک ہوگا - جیسے

۱۲ بارہ کے اجزاے ضربی ۲ × ۲ × ۳ ہین -	}	ان دونون عددون مین ۲ × ۲ دونون عدد کے اجزاے ضربی مشترک ہین اور بارہ مین
۱۶ سولہ کے ایضا ۲ × ۲ × ۴ ہین -	}	۳ - اور سولہ مین ۴ جزو غیر مشترک

---

* مسائل فرائض مین کسر درست نہین ہے - گروہ اول اور دوم مین کسر نہین ہوتی ہے کیونکہ عدد رؤس سے مسئلہ کیا جاتا ہے اور ہر وارث کو ایک ایک حصہ ملتا ہے - اور گروہ سوم مین بھی کسر بہت کم ہوتی ہے کیونکہ ذوی الفروض کو حصہ دیکر باقی عصبہ کو دیا جاتا ہے - مگر گروہ چہارم کے وارثون مین کسر ہوجاتی ہے اسلیے اوسکے دور کرنے کی صورت یہ ہے کہ

سب قسم کے وارثون کے عدد رؤس کا مخرج ذو اضعاف اقل نکال کر ہر قسم کے مسئلہ (عادلہ عائلہ - ردیہ) کا مخرج مین ضرب دینا حاصل ضرب مخرج مسئلہ ہوگا - یہ جتنی بار اصل مخرج کو زائد کیا گیا ہے اوسی بار وارثون کے اصلی سہام کو زائد کرنا پھر اون زائد کیے ہوئے سہام کو ہر قسم کے وارثون کے عدد رؤس سے منقسم کرکے ہر ایک کو ایک ایک حصہ دیا پھر اگر ہر وارث کے سہام مین کوئی جزو مشترک ملے تو اوس مشترک جزو کو مسئلہ کا مخرج اور سہام سے نکال ڈالنا - باقی جو رہیگا وہ صحیح مخرج مسئلہ اور سہام وارثان ہوگا - مثلاً

ہو تو روجین کا جدا مسئلہ کرو اور باقی ذوی الفروض کا جدا ردی مسئلہ کرو اور جو زوجین سے بچے وہ ردی مسئلہ کے اگر برابر ہو تو ردی مسئلہ کو زوجین کے مسئلہ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو زوجین کے مسئلہ پر (ــــ) اس طرح کا خط کھینچکر لکھدو۔ پھر زوجین کے حصے کو ردی مسئلہ مین ضرب دیکر اوس حصے کے نیچے ایک خط عرضی (ــ) کھینچکر لکھدو۔ اور جو زوجین سے بچا ہو اوس مین باقی وارثون کے حصون کو ضرب دیکر اسی طرح ایک خط عرضی کے نیچے لکھدو۔ مثلاً

مسئلہ ۳ — مسئلہ ۶ رد ۳

زوجہ	جدہ	دو اخیافی اخوات
۱	۱	۲

مسئلہ ۴ (۱۶) — ۳ — مسئلہ ۶ رد ۴

زوج	بنت	ام
۱/۴	۳/۹	۱/۳

مسئلہ ۸ (۳۲) — ۷ — مسئلہ ۶ رد ۴

زوجہ	بنت	ام
۱/۴	۳/۲۱	۱/۷

مسئلہ ۸ (۴۰) — ۷ — مسئلہ ۶ رد ۵

زوجہ	دو بنات	ام
۱/۵	۴/۲۸	۱/۷

مسئلہ ۴ (۱۶) — ۳ — مسئلہ ۶ رد ۴

زوجہ	عینی اخت	اخیافی اخت
۱/۴	۳/۹	۱/۳

مسئلہ ۲ (۸) — ۱ — مسئلہ ۶ رد ۴

زوج	عینی اخت	اخیافی اخت
۱/۴	۳	۱

کرے اوس سے ایک حصہ زوجہ کو دیکر باقی تین یا سات حصے قسم دوم کے وارثون کو ملے گا مگر ان وارثون کے کل اصلی سہام اگر ۳ یا ۷ کے برابر ہون تو اون وارثون کے ردی مخرج کو زوجہ کے اقل مخرج مین ضرب دینا۔ حاصل ضرب مخرج مسئلہ ہذا ہوگا۔ اور زوجہ کے سہم کو مخرج ردی سے ضرب کرکے حاصل ضرب کو اوسکے حصے کے نیچے لکھدینا اور ہر وارث کے سہام کو سہ چند یا ہفت چند جیسے موقع ہو زائد کرکے ہر سہام کے نیچے لکھدینا۔ اب مجموعہ حصہ کل وارثان برابر مخرج مسئلہ ہذا کے ہوگا۔ مثلاً

مسئلہ ۴ (۱۶) — ۳ — مسئلہ ۶ رد ۴

زوج	بنت	ام
۱/۴	۳/۹	۱/۳

مسئلہ ۸ (۳۲) — ۷ — مسئلہ ۶ رد ۴

زوجہ	بنت	ام
۱/۴	۳/۲۱	۱/۷

پہلی مثال - جس مین عدد روس سے اصل مسئلہ اور اوسکے سہام مین ضرب دیگئی ہے -

زوجہ اور پانچ بنات اور ام اور اخ چھوڑے
اس مین بنات کا عدد روس ۵ ہے اور عدد سہام ۱۶
جو پانچ پر پورے تقسیم نہین ہوتے - اور عدد روس اور
سہام مین جزو مشترک بھی نہین ہے - اسواسطے عدد
روس کو اصل مسئلہ اور اوسکے سہام مین ضرب
دیا اب بنات کے سہام ۸۰ ہوگئے اور اسی پانچ بنات
پر پورے تقسیم ہوئے - ہر ایک بنت کے حصہ مین ۱۶ آئے -

مسئلہ ۲۴ / ۱۲۰			
زوجہ	پانچ بنات	ام	اخ
۳ / ۱۵	۱۶ / ۸۰	۴ / ۲۰	۱ / ۵

دوسری مثال - جس مین عدد کے جزو غیر مشترک سے اصل مسئلہ اور اوسکے سہام مین ضرب دیگئی -

تین زوجات اور چھ اخوات اور ایک عم چھوڑے - اس مین تین زوجات ہین اور
اونکے سہام بھی تین ہین جو پورے تقسیم ہوتے ہین - لیکن اخوات کا عدد روس چھ ہے
اور عدد سہام آٹھ - اور آٹھ چھ پر پورے تقسیم ہو نہین سکتے - اور آٹھ اور چھ مین ۲ جزو مشترک ہے
اور ۳ مین جزو غیر مشترک ہے اسلیے جزو غیر مشترک ۳ کو اصل
مسئلہ اور اوسکے سہام مین ضرب دیا - اب اخوات کے سہام ۲۴
ہوئے ۲۴ چھ مین پورے تقسیم ہوتے ہین - ہر ایک بہن کو چار چار آئے

مسئلہ ۱۲ / ۳۶		
۳ زوجات	چھ اخوات	عم
۳ / ۹	۸ / ۲۴	۱ / ۳

لیکن ۱۲ و ۸ و ۱۶ مین جزو مشترک ۴ ہے اوسکو مخرج مسئلہ اور سہام ہر وارث سے
نکال ڈالنے سے مسئلہ کا مخرج ۶ - اور اوسکے ہر وارث کے سہام ۳ و ۲ و ۴ ہوئے
اسی طرح کا مخرج اور سہام مسائل فرائض میں اعتبار کیا جاتا ہے -
جب ہر وارث سہام مین جزو مشترک ہو تب اصل مسئلہ کا مخرج اور عدد وارثان کے ذو اضعاف اقل
کا حاصل ضرب مخرج مسئلہ ہوگا - اور سہام اور ذو اضعاف اقل یُنا کا حاصل ضرب سہام وارثان اعتبار ہوگا -

مثال ہذا مین مخرج مسئلہ ۱۵۶ - اور ہر زوجہ کا سہام ۹ - اور
ہر بہن کا ۳۲ - اور ہر جدہ کا ۶ - ان مین کوئی جزو مشترک
نہین ہے اسلیے وہی اعتبار ہوئے -

مسئلہ ۱۲ عـ ۱۳ / ۱۵۶		
۴ زوجہ	بہن اخوات	۴ جدات
۳ / ۳۶ / ۹	۸ / ۹۶ / ۳۲	۲ / ۲۴ / ۶

۱۸ اٹھارہ کے اجزاے ضربی ۳ × ۶ ہین	
۲۱ - اکیس کے ایضاً ۳ × ۷ ہ	ان مین ۳ مشترک اور ۶ و ۷ غیر مشترک -
۱۸ - اٹھارہ کے ایضاً ۲ × ۳ × ۳ ہ	
۲۴ - چوبیس کے ایضاً ۲ × ۳ × ۴ ہ	ان مین ۲ × ۳ مشترک اور ۳ و ۴ غیر مشترک -

دوسرا امر عدد رؤس جنپر سہام پورے منقسم نہین ہوتے ہین اگر متعدد ہون توسب کا ذو اضعاف اقل نکال لو - لیکن پہلے امر کو خیال رکھنا چاہیے کہ اگر اون اعداد رؤس مین کوئی ایسا عدد رؤس ہو یا کل ایسے عدد رؤس ہون کہ اون مین اجزاے مشترک ہین تو وہان عدد رؤس اعتبار نہین کیا جاویگا بلکہ اونکا جزو غیر مشترک لحاظ کیا جاویگا

جب یہ دونون امر خوب ذہن نشین ہو گئے تو اب معلوم کرو کہ اگر سہام صرف وارثون کی ایک قسم پر پورے تقسیم نہ ہوتے ہون تو اون وارثون کے عدد رؤس یا جزو غیر مشترک کو اصل مسئلہ یا عول یا رد مین ضرب دو اور حاصل ضرب کو اصل مسئلہ یا عول یا رد پر اسطرح کا (ـــ) نشان دیکر لکھدو - پھر اوس ہی سے اوس مسئلہ کے تمام وارثون کے سہام کو ضرب دو اور حاصل ضرب کو اوسکے نیچے خط عرضی کھینچکر لکھدو اب سہام جس قسم ذوی الفروض پر کہ پورے تقسیم نہین ہوتے تھے پورے تقسیم ہو جاوینگے - مندرجۂ ذیل چار مثالون سے خوب سمجھو -

چار زوجات اور سولہ اخوات اور دو جدات چھوڑے
مخرج عول ۱۳ سہام زوجات ۳ اخوات ۸ - جدات ۲
یہاں زوجات اور اخوات میں کسر موجود ہے کیونکہ اونکا
عدد رؤس سہام پر پورے تقسیم نہیں ہوتے اسلیے
عدد رؤس وارثان کا مخرج ذو اضعاف اقل ۱۶ کو مخرج ۱۳
میں ضرب دیا حاصل ضرب ۲۰۸ مخرج مسئلہ ہوا اور ہر سہام
کو ۱۶ سے ضرب کرنے سے سہام ۴۸ و ۱۲۸ و ۳۲ ہوئے
اور ہر زوجہ کو ۱۲ ہر بہن کو ۸ اور ہر جدہ کو ۱۶ سہام ملے -

	۴ زوجہ	۱۶ اخوات	۲ جدات
مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ مص ۲۰۸ صر ۵۲			
	۳	۸	۲
	۴۸	۱۲۸	۳۲
ہر ایک	۱۲	۸	۱۶
	۳	۲	۴

اون مین بھی نہ تقسیم صحیح ہے اور نہ جزو مشترک ہے۔ اسلیے سب اعداد روُس معتبر ہوئے۔ پس سب اعداد رُوس کا ذو اضعاف اقل نکالو (۴×۳×۵ = ۶۰)۔ ساٹھ کو اصل مسئلہ اور اوسکے سہام مین ضرب دیا۔ اب سہام وارثون پر پورے منقسم ہوجاوینگے۔

مسئلہ ۲۴ ل ۱۴۴۰

چار زوجہ	تین جدات	پانچ ابن
۳	۴	۱۷
۱۸۰	۲۴۰	۱۰۲۰
ہر ایک ۴۵	۸۰	۲۰۴

مثال دوم۔ جس مین فقط ایک وارث کے سہام اور عدد رُوس مین جزو مشترک ہے۔ چار زوجات اور چار بنات اور تین ابن اور چھ جدات چھوڑے۔

اس مثال مین ۳ سہام چار زوجا[illegible] ۱۷ سہام چار بنات او تین ابن جنکے عدد رُوس کل دس ہین اونپر اور چار سہام چھ جدات پر پورے تقسیم نہین ہوسکتے۔ اور اول اور دوم وارثون کے سہام اور عدد رُوس مین کوئی جزو مشترک نہین لہذا دونون کے کل عدد رُوس معتبر ہوئے۔ اور جدات کے سہام اور عدد رُوس مین ۲ جزو مشترک ہے لہذا جزو مشترک کو چھوڑ دیا اور جزو غیر مشترک معتبر ہوا۔ پس چھ کی جگہ مین ۳ معتبر ہوئے۔ اب سب کا ذو اضعاف اقل نکالا۔ (۲×۲×۵×۳ = ۶۰) پس ساٹھ کو اصل مسئلہ اور اوسکے سہام مین ضرب دیا۔ اب سہام وارثان پر پورے تقسیم ہوگئے۔

مسئلہ ۲۴ ل ۱۴۴۰

چار زوجات	چار بنات	تین ابن		چھ جدات
۳		۱۷		۴
۱۸	۴۰۸	۱۰۲۰	۶۱۲	۲۴۰
ہر یک ۴۵	۱۰۲		۲۰۴	۴۰

مثال سوم چار زوجات اور اٹھارہ بنات اور پندرہ جدات اور بارہ اعمام چھوڑے۔ اسمین صرف بنات کے سہام اور عدد رُوس مین جزو مشترک ۲ ہے اوسکو چھوڑ دیا اور جزو غیر مشترک ۹ معتبر ہوا۔ پس ذو اضعاف اقل ۱۸۰ اسمین اصل مسئلہ اور اوسکے سہام کو ضرب دیا۔ اور حاصل ضرب مخرج مسئلہ ۴۳۲۰ اور سہام وارثان (۵۴۰ و ۲۸۸۰ و ۷۲۰ و ۱۸۰) ہوا۔ اب سب سہام تمام وارثون پر پورے تقسیم ہوگئے یعنے ہر زوجہ کو ۱۳۵۔ اور ہر بنت کو ۱۶۰۔ اور

تیسری مثال عدد رؤس کو عول اور اوسکے سہام مین ضرب دیا ہے۔

زوجہ اور تین اخوات اور دو جدات چھوڑے۔ اس مثال مین آٹھ سہام اخوات کے عدد رؤس تین پر پورے تقسیم نہین ہوتے اور جزو مشترک بھی نہین اسواسطے کل عدد رؤس کو عول اور اوسکے سہام مین ضرب دیا۔ اب ۲۴ تین اخوات پر پورے تقسیم ہوگئے۔ ہر ایک بہن کو ۸ پہنچے۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ ۳۹

زوجہ	تین اخوات	دو جدات
۳/۹	۸/۲۴	۲/۶

چوتھی مثال۔ جزو غیر مشترک کو عول اور اوسکے سہام مین ضرب دیا ہے

زوجہ اور بارہ بنات اور ام اور اب چھوڑے۔ اس مثال مین ۱۶ سہام ۱۲ ابنات پر پورے تقسیم نہین ہوسکتے۔ اون دونون مین چار جزو مشترک اور سولہ مین ۴ اور بارہ مین ۳ جزو غیر مشترک ہے اسلیے عدد رؤس کے تین جزو غیر مشترک کو عول اور اوسکے سہام مین ضرب دیا۔ اب ۱۲ بنات کے سہام ۴۸ ہوئے ہر ایک بنت کو ۴ پہنچے۔

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷ ۸۱

زوجہ	بارہ بنات	ام	اب
۳/۹	۱۶/۴۸	۴/۱۲	۴/۱۲

اگر سہام چند وارثون کے عدد رؤس پر منقسم نہون تب سب اعداد رؤس کا یا اونکے اجزاے غیر مشترک کا ذو اضعاف اقل نکالو اور اوسے مخرج کو اصل مسئلہ یا عول اور اونکے سہام مین ضرب دو۔ اب سب حصے اون وارثون پر پورے منقسم ہوجاوینگے اور ذیل کی مثالون سے خوب سمجھو۔

مثال اول۔ جس مین سہام اور عدد رؤس مین نہ جزو مشترک ہے اور نہ باہم اعداد رؤس مین کوئی جزو مشترک ہے۔

چار زوجات اور تین جدات اور پانچ ابن چھوڑے۔ اس مثال مین زوجات چار اور اونکے سہام تین ہین اور چار پر تین پورے تقسیم نہین ہوسکتے اور دونون مین جزو مشترک بھی نہین۔ اسلیے کل عدد رؤس محفوظ ہوا۔ اسی طرح جدات اور ابن کے سہام اور عدد رؤس کو قیاس کرلو

مناسخہ مین جسقدر وارث مرے ہون پہلے اونکے مسئلہ مکمل کرلو اور اگر اون مین تصحیح کی ضرورت ہو تو اوسکو بھی کرلو۔ اور ہر ایک مسئلہ بطن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً پہلے میت کا مسئلہ بطن اول اور دوسرے میت کا مسئلہ بطن دوم اور تیسرے کا بطن سوم وعلی ہذا سے تعبیر کیا جاویگا۔

مورث اعلےٰ کے ترکہ سے اوسکے مردہ وارثون کو جو کچھ ملیگا اوسکو مافی الید کہتے ہین۔ اور اوسکو میت کے نام کے قریب لکھو اور جو اوسکو ملاہے وہ مافی الید پر لکھا جاویگا اور اگر اوسکو چند جگہ سے ملاہے تو سب کو جمع کرلو اور اوسکے سہام کے نیچے لفظ میت کو لکھدو۔

پھر اوس مافی الید اور مسئلہ مین نسبت دیکھی جاویگی تباین ہے یا توافق۔ اگر دو عددون کے درمیان جزو مشترک نہو تو نسبت تباین ہوگی۔ اور اگر دونون کے درمیان کوئی جزو مشترک ہو تو اونکے درمیان اوسی جزو سے توافق ہوگا۔ اگر دو جزو مشترک ہو تو توافق بالنصف ہوگا۔ اگر تین جزو مشترک ہو تو توافق بالثلث۔ اور اگر چار ہو تو توافق بالربع ہوگا وعلیٰ ہذا۔ اور اگر دس سے زیادہ ہو تو جو عدد ہو اوسکو بعینہ لکھدو۔ اور یہ لفظ تجزمن اوسکے پہلے بڑھادو۔ مثلاً توافق اگر ۱۱۔ یا ۱۵۔ کے ساتھ ہو تو یہ لکھا جاویگا۔ توافق بجز من احد عشر یا توافق بجز من خمسہ عشرہ وعلےٰ ہذا۔ پس اگر مسئلہ اور مافی الید مین تباین ہو تو اوسکو اور اگر توافق کسی جزو کے ساتھ ہو تو اوسکو میت کے درمیان لکھدو۔

پس جب سب مسئلے تصحیح یا عول یا ردسے مکمل ہوگئے تو اب بطن اول مین جو وارث مرگیا ہے اوسکے سہام کے نیچے لفظ میت لکھکر اون سہام کو بطن

عول اور رد مین پیشتر بیان کیا گیا ہے۔ اور اگر موجودہ وارثون کے سہام مین کوئی جزو مشترک ہو تو اوسکو مناسخہ کے مخرج سے اور موجودہ وارثون کے سہام سے نکال دینا جیسے بیان کسر مین دکھایا گیا ہے۔ پھر جو باقی رہے وہ مخرج مسئلہ مناسخہ اور سہام ہر وارث مسئلۂ مذکورہ اعتبار ہوگا۔ جیسے۔

ہر جدہ کو ۴۸- اور ہر عم کو ۱۵ حصے ملے-

۱۲	و	۱۵	و	۹	و	۴	۴
۳	و	۱۵	و	۹	و	۱	۳
۱	و	۵	و	۳	و	۱	۳
۱	و	۵	و	۱	و	۱	۵
۱	و	۱	و	۱	و	۱	

۱۸۰ = ۵ × ۳ × ۳ × ۴

۴۳۲۰ = ۱۸۰ × ۲۴

۵۴۰ = ۱۸۰ × ۳

۲۸۸۰ = ۱۸۰ × ۱۶

۷۲۰ = ۱۸۰ × ۴

۱۸۰ = ۱۸۰ × ۱

۱۳۵ = ۴ ÷ ۵۴۰
۱۶۰ = ۱۸ ÷ ۲۸۸۰
۴۸ = ۱۵ ÷ ۷۲۰
۱۵ = ۱۲ ÷ ۱۸۰

مسئلہ ۲۴ / ۴۳۲۰

	۴ زوجات	۸ ابنات	۱۵ جدات	۱۲ اعمام
	۳	۱۶	۴	۱
	۵۴۰	۲۸۸۰	۷۲۰	۱۸۰
ہر ایک	۱۳۵	۱۶۰	۴۸	۱۵

مناسخہ کا بیان*

اگر ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے کوئی وارث مرجاوے اور اوسکا حصہ میراث ہو جاوے تو باقی وارثون پر ترکہ تقسیم کرنے کے طریقہ کو مناسخہ کہتے ہین اور پہلا میت جسکے مال کی تقسیم کی جاتی ہے اوسکو مورث اعلےٰ کہتے ہین-

* مناسخہ مین دو یا زائد مخرج مسئلہ کا موجود ہونا شرط ہے- اور مورث اعلےٰ کے وارثون کے سہام کو اونکے وارثون مین تقسیم کرنے کی صورت یہ ہے کہ مورث اعلےٰ کے مسئلہ یعنے اول بطن کے مخرج مسئلہ مین دوم بطن کے مخرج مسئلہ کو (یا جتنے بطن ہون اونکے ہر بطن کے مخرج مسئلہ کو) ضرب دینا اور اوسی طرح بطن اول کے مسئلہ کے سہام مین اوسکو ضرب دینا حاصل ضرب کو اول بطن کے مخرج مسئلہ پر (جو مسئلہ مناسخہ کا مخرج مسئلہ ہوگا) اور اوسکے سہام کے نیچے لکیر کھینچکر لکھدینا- پھر ان سہام کو بطن اول کے ہر وارث کے وارثون پر موافق اونکے سہام کے تقسیم کردینا- جیسے

ہوگا اوسکو کسی مین ضرب نہین دیجاویگی - اور جبکا جزو ہو گیا اوسکے غیر مشترک جزو کی ضرب دیجاویگی - مثلاً

مسئلہ ۴ ۱۶ ۳۲ تصحیح ۱۲۸

مسئلہ ۴	ہندہ	
زوج زید	بنت عایشہ	ام خدیجہ
۱/۴ میت	۳/۹ میت	۱/۳ ۶ میت

مسئلہ ۴	مستقیم	زید	مافی الید ۴
زوجہ رحمتہ		اب عمرو	ام زبیدہ
۱/۲ ۸		۲/۴ ۱۶	۱/۲ ۸

مسئلہ ۶	توافق بالثلث	عایشہ	مافی الید ۹
جدہ خدیجہ	ابن عبداللہ	ابن کریم اللہ	بنت بکرہ
۱/۲ میت	۲/۶ ۲۴	۲/۶ ۲۴	۱/۳ ۱۲

مسئلہ ۳ ۱۸	تباین	خدیجہ	مافی الید ۹
زوج نور محمد		اخ کریم بخش	اخ رحیم بخش
۲/۱۸		۱/۹	۱/۹

الاحیاء المبلغ ۱۲۸ منہم

رحمتہ	عمرو	زبیدہ	عبداللہ	کریم اللہ	بکرہ	نور محمد	کریم بخش	رحیم بخش
۸	۱۶	۸	۲۴	۲۴	۱۲	۱۸	۹	۹

صورت مذکورہ بالا مین ہندہ متوفی کا ترکہ ایک سو اٹھائیس حصون مین تقسیم پاکر رحمتہ کو آٹھ اور عمرو کو سولہ اور زبیدہ کو آٹھ اور عبداللہ کو چوبیس اور کریم اللہ کو چوبیس اور بکرہ کو بارہ اور نور محمد کو اٹھارہ اور کریم بخش کو نو اور رحیم بخش کو نو حصے فرائض کے طابق پہنچینگے -

دوم کے مافی الید پر لکھدو - پھر دیکھو کہ بطن دوم کے مسئلہ اور اوسکے مافی الید مین کیا نسبت ہے - اگر تباین ہو تو بطن دوم کے مسئلہ کو بطن اول کے مسئلہ اور اوسکے سہام مین ضرب دو مگر جس سہام کے نیچے میت لکھا ہو اوس مین ضرب نہ دیجاوے اور مسئلہ کے حاصل ضرب کو مسئلہ اول پر تصحیح مناسخہ کی علامت (صہ) کرکے لکھدو اور سہام کے حاصل ضرب کو سہام کے نیچے خط عرضی کھینچکر لکھدو - اور مافی الید کو بطن دوم کے سہام مین ضرب دیکر اوسکے نیچے لکھدو - اور اگر نسبت توافق کی ہو تو مسئلہ کے جزو غیر مشترک کی ضرب اوپر بطن کے مسئلہ اور اوسکے سہام مین (جیسا تباین کی صورت مین بیان کیا گیا ہے) اور مافی الید کے جزو غیر مشترک کی ضرب اپنے بطن کے سہام مین دیجاویگی -

اگر مسئلہ اور مافی الید ایک جنس کے عدد ہون تو پھر کچھ ضرب دینے کی ضرورت نہین اوسی طرح رہیگا - اور اگر مسئلہ اور مافی الید دوسرے کا جزو مشترک ہو جاوے تو جو عدد جزو

مثال دو بطن

تصحیح: ۱۶ / ۶۴ / ۱۶ — مسئلہ ۴ — ربیعہ — بطن اول

زوج عابد	بنت صالحہ	ام زہرہ
۱ / ۴ / ۱۶	۳ / ۹ / ۳۶	۱ / ۳ / ۱۲

مسئلہ ۴ — عابد ۱۶ — بطن دوم

زوجہ شاکرہ	ام راضیہ	اب خالد
۱ / ۴	۱ / ۴	۲ / ۸

الاحیاء — مبلغ ۶۴ — منہم

صالحہ	زہرہ	شاکرہ	راضیہ	خالد
۳۶	۱۲	۴	۴	۸

الاختصار — مبلغ ۱۶

۹	۳	۱	۱	۲

مثال تین بطن

تصحیح: ۳۲ / ۳۸۴ / ۱۶ — مسئلہ ۴ — زبیحہ — بطن اول

زوج عابد	بنت صالحہ	ام زہرہ
۴ / ۹۶	۹ / ۲۱۶	۳ / ۷۲

مسئلہ ۴ — عابد ۹۶ — بطن دوم

زوجہ شاکرہ	ام راضیہ	اب خالد
۱ / ۲۴	۱ / ۲۴	۲ / ۴۸

مسئلہ ۶ — صالحہ ۲۱۶ — بطن سوم

ابن زید	ابن عمرو	بنت صابرہ	جدہ زہرہ
۲ / ۷۲	۲ / ۷۲	۱ / ۳۶	۱ / ۳۶

الاحیاء — مبلغ ۳۸۴ — منہم

*زہرہ	شاکرہ	راضیہ	خالد	زید	عمرو	صابرہ
۱۰۸	۲۴	۲۴	۴۸	۷۲	۷۲	۳۶

الاختصار — مبلغ ۳۲

۹	۲	۲	۴	۶	۶	۳

* زہرہ کو اول بطن اور سوم بطن دونوں میں حصہ ملا ہے -

مسئلہ ۴ — ۱۶ — ۳۲ — ۱۲۸

زلیخہ

زوج عابد	بنت صالحہ	ام زہرہ
۴ / ۸ / ۳۲	۹ میت	۳ میت

مسئلہ ۶ توافق بالثلث صالحہ مافی الید ۹

ابن زید	ابن عمرو	بنت صابرہ	جدہ زہرہ
۲ / ۶ / ۲۴	۲ / ۶ / ۲۴	۱ / ۳ / ۱۲	۱ / ۳ میت

مسئلہ ۲ تباین زہرہ مافی الید ۹

زوج نورمحمد	اخ کریم بخش	اخ رحیم بخش
۲ / ۱۸	۱ / ۹	۱ / ۹

اس مثال کے بطن دوم اور مافی الیدمین توافق بالثلث ہے - اسلیے مسئلہ کا جزوغیر مشترک ۲ کواول بطن کے مسئلہ اوراوسکے سہام مین ضرب دیا - اور مافی الید کے جزوغیرمشترک ۳ کو دوم بطن کے سہام مین ضرب دیا - پھر بطن سوم مین تباین ہے اوسکے مسئلہ ۴ کواول بطن کے مسئلہ اور اوسکے سہام مین اوردوم بطن کے سہام مین ضرب دیا - اورسوم بطن کے مافی الید ۹ کو اوسی بطن کے سہام مین ضرب دیا اورجس سہام کے نیچے لفظ میت لکھا ہوا ہے اوس مین ضرب نہین دی گئی -

---

الحمدللہ کہ رسالۂ نورالمؤمنین کا حصہ سوم مسمے بہ فرائض محمدیہ باردوم بہ مضایقۃ ائمہ زیورطبع سے آراستہ ہوا - اورمدرسۂ عالیہ کلکتہ مین مؤلف کے پاس اوراس شہر کے ہرکتاب فروش کی دکان مین ملیگا - اس حصہ مین علم فرائض کے ضروری مسائل ایسے صاف صاف عام فہم بیان کردیے گئے ہین کہ اُردودان مسلمان اپنے ضروری شرعی مسئلونکو بخوبی سمجھ سکین اوربدون تائید اورمدد کسی دوسرے شخص یا کسی کتاب کے مسائل نکال سکین انشاءاللہ استخراج فرائض کے دوطریقے لکھدیے گئے - ایک توسلسلۂ قدیم اوردوسرا ایک نیا طرز سوائے اسکے حساب سہام اورقارم فرائض مندرج ہے -

نورالمؤمنین حصۂ اول - پانچ ارکان دین اسلام - ۸ / عمدہ جلد ۱۲ /

ایضاً - - حصۂ دوم - نکاح - معاملات اورضروری مسائل مستورات وغیرہ - ۸ /

مثال توافق

صح ٣٢ / ١٦ / مسئلہ ٤	زلیخہ	
زوج عابد	بنت صالحہ	ام زہرہ
٣/٨	٩ میت	٣/٦

مسئلہ ٦	توافق بالثلث صالحہ		مافی الید ٩
ابن زید	ابن عمرو	بنت صابرہ	جدہ زہرہ
٢/٦	٢/٦	١/٣	١/٣

بطن دوم کا مسئلہ ٦- اور مافی الید ٩ ہے ان دونون مین جزو مشترک ٣ ہے اوسکو چھوڑ دیا اور چھ کا جزو غیر مشترک ٢ ہے جسکی ضرب بطن اول کے مسئلہ اور اوسکے سہام مین دی اور نو کا جزو غیر مشترک ٣ ہے جسکی ضرب بطن دوم کے سہام مین دیگئی- اور جس سہام کے نیچے لفظ میت لکھا ہوا ہے اوسمین ضرب نہین دیگئی -

مثال تباین

صح ٣٢ / ١٦ / مسئلہ ٤	زلیخہ	
زوج عابد	بنت صالحہ	ام زہرہ
٣/٨	٩/١٨	٣ میت

مسئلہ ٢	تباین	زہرہ	مافی الید ٣
زوج نور محمد	اخ کریم بخش	بنت البنت صالحہ	
١/٣	١/٣	م	

اس مثال مین بطن دوم کے مسئلہ اور مافی الید مین نسبت تباین کی ہے- اسلیے بطن دوم کے مسئلہ کی ضرب بطن اول کے مسئلہ اور اوسکے سہام مین دی اور مافی الید کی ضرب بطن دوم کے سہام مین دی گئی- اور جس سہام کے نیچے لفظ میت لکھا ہوا ہے اوس مین ضرب نہین دی گئی -

جتنے بطن ہون توافق کی صورت مین نیچے بطن کے مسئلہ کے جزو غیر مشترک کو اوپر بطن کے سہام مین ضرب دینا اور ہر بطن کے مافی الید کے جزو غیر مشترک کو اوسی بطن کے سہام مین ضرب دینا- لیکن ہر بطن کو مسئلہ کے جزو غیر مشترک کو صرف اول بطن کے مسئلہ مین ضرب دینا- اور تباین کی صورت مین نیچے بطن کے مسئلہ کو اوپر بطن کے سہام مین ضرب دینا اور مافی الید کو اپنے بطن کے سہام مین ضرب دینا- اور ہر تباین کے مسئلہ کو اول بطن کے مسئلہ مین ضرب دینا- اور جس سہام کے نیچے لفظ میت لکھا ہوا ہے اوسمین ضرب نہین دینا-

مثال توافق اور تباین دونون

فارم

صورت حال یہ ہے کہ اظہار کیا فلان ابن فلان نے جو فلان متوفی کا فلان ہے
کہ مورث اعلیٰ فلان نے فلان فلان کو چھوڑ کر مرا۔ بعد ازان فلان نے فلان فلان کو چھوڑ کر مرا
(اسی طرح جو جسکو چھوڑ کر مرا ہو اوسکا ذکر کرنا) اور صحت پر اس بیان کے گواہی دی فلان ابن
فلان ساکن فلان اور فلان ابن فلان ساکن فلان نے بموجب شرع شریف کے — تاریخ —

دستخط وارث یا وکیل ــــــــ دستخط گواہ ــــــــ دستخط گواہ ــــــــ

مسئلہ ــــــــــــــــ بطن اول

مسئلہ ــــــــــــــــ بطن دوم

مسئلہ ــــــــــــــــ بطن سوم

الاحیاء ــــــــــــــــ الغاء منھم

صورت مذکورۂ بالا مین فلان متوفی کا ترکہ اتنے حصون مین تقسیم پا کر فلان وارث کو اسقدر
اور فلان کو اسقدر فرائض کے مطابق پہونچے گا۔

دستخط مستخرج مع نام پدر و سکونت

ــــــــــــــــ

فی روپیہ متروکہ سے
فرائض لینے والے کا حصہ
آنہ - گنڈا - کوڑی

تاریخ حوالہ کردن فرائض ہذا

ــــــــــــــــ

حساب

ایک روپیہ مین سے ہر وارث کو جو حصہ مل سکتا ہے اسکا بنیا کلکتہ کے رواج کے موافق آنہ گنڈا کوڑی وغیرہ مین ذیل مین مندرج ہے - یاد رکھنا چاہیے کہ اکثر مخرج مسئلہ تین قسم کے ہین یعنے اصل مخرج اور عول اور رد - پس جس مسئلہ کا مخرج ۲ ہو اوسکے سہام ۱+۱ ہوگا اور ہر وارث کو ۸ ملیگا -

مخرج		سہام		حصہ	آنہ - گنڈا - کوڑی - کرانت
مخرج	۳	سہام	۱+۲ ۰	ایک حصہ	۵ - ۶ - ۲ - ۲ کرانت
〃	۴	〃	۱+۱+۲ یا ۱+۳	〃	۴ - ۰ - ۰ - ۰
〃	۵	〃	۱+۱+۳	〃	۳ - ۴ - ۰ - ۰
〃	۶	〃	۱+۱+۴	〃	۲ - ۱۳ - ۱ - ۱ کرانت
〃	۷	〃	۳+۴	تین حصے	۶ - ۱۷ - ۰ - ۴ دیپ
				چار حصے	۹ - ۲ - ۳ - ۳ دیپ
〃	۸	〃	۱+۷ یا ۲+۳+۳	ایک حصہ	۲ - ۰ - ۰ - ۰
〃	۹	〃	۱+۱+۳+۴	〃	۱ - ۱۵ - ۲ - ۲ دنتی
〃	۱۰	〃	۱+۱+۱+۳+۴	〃	۱ - ۱۲ - ۰ - ۰
〃	۱۲	〃	۱+۲+۳+۶	〃	۱ - ۶ - ۲ - ۲ کرانت
〃	۱۳	〃	۲+۳+۸	دو حصے	۲ - ۹ - ۰ - ۱۲ گنیت
				تین حصے	۳ - ۱۳ - ۳ - ۵ گنیت
〃	۱۵	〃	۲+۲+۳+۸	دو حصے	۲ - ۲ - ۲ - ۲ کرانت
				تین حصے	۳ - ۴ - ۰ - ۰
〃	۱۷	〃	۲+۲+۲+۳+۸	دو حصے	۱ - ۱۷ - ۲ - ۱۰ بڑ
				تین حصے	۲ - ۱۶ - ۱ - ۱۵ بڑ
〃	۲۴	〃	۱+۳+۴+۱۶	ایک حصے	۰ - ۱۳ - ۱ - ۱ کرانت
〃	۲۷	〃	۳+۴+۴+۱۶	تین حصے	۱ - ۱۵ - ۲ - ۶ جو
				چار حصے	۲ - ۷ - ۱ - ۱۷ جو

ان معین مخرج کو جتنے چند زائد کیا جاویگا ہر وارث کے معین حصہ بھی اوتنے چند کم ہوگا -

یاد رکھو کہ ایک کوڑی - ۳ کرانت یا ۴ کاک یا ۵ بسا یا ۷ دیپ یا ۹ دنتی یا ۱۱ رودر یا ۱۳ گنیت یا ۱۴ بھوبن یا ۱۷ ابڑ یا ۲۷ جو یا ۸۰ تل یا ۱۰۰ دھول یا ۳۶۰ رینو یا ۱۲۸۰ بھر مین ہوتا ہے -

اور ۴ کوڑی مین ایک گنڈا اور ۲۰ گنڈا مین ایک آنہ ہوتا ہے -